سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 20۔ ستمبر 2017

(یوم الاربعاء، 28۔ ذوالحج 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 8

595

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت

تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 (12 بابت 2017)؛
2. آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 (13 بابت 2017)؛
3. آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 (14 بابت 2017)؛

ii) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 (12 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 (12 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 17۔جولائی 2017 میں مورخہ 15۔اکتوبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

596

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 (13 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 (13 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 19۔جولائی 2017 میں مورخہ 18۔اکتوبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 (14 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 (14 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 18 اگست 2017 میں مورخہ 16 نومبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013اور 15-2014ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ **پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012ایوان کی میز پر رکھی جائے گی**

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 14۔ستمبر 2017کو مہیا کر دی گئی ہیں)

597

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017**(مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017**(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب 2017منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی پنجاب 2017**(مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017**(مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 منظور کیا جائے۔

5۔ **مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017** (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 منظور کیا جائے۔

599

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

بدھ، 20- ستمبر 2017

(یوم الاربعاء، 28- ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باالله من الشيطن الرجيمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ
فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم
مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى
ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ
تَابُوا۟ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ
ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾

سورة المائدة آيات 33 تا 34

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا (بھاری) عذاب تیار ہے (33) ہاں جن لوگوں نے اس سے پیشتر کہ تمہارے قابو میں آ جائیں توبہ کر لی تو جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے (34)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے سراپا اُجالا ہمارا نبیؐ
رحمتِ حق تعالیٰ ہمارا نبیؐ
جن کی نسبت سے ہو جائیں گے پار ہم
ہے وہ سچا حوالہ ہمارا نبیؐ
جس کا کونین میں کوئی ثانی نہیں
سارے نبیوں سے اعلیٰ ہمارا نبیؐ
ہے مسلّم رسولوں کا رُتبہ مگر
سب سے رُتبے میں اعلیٰ ہمارا نبیؐ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ میں پہلے سوال کے لئے ممبر کا نام پکاروں کچھ سوالات ایسے ہیں جن کے جوابات موصول نہیں ہوئے ان کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ ان کے جوابات آپ کب تک positively دیں گے۔ اگر جوابات اس تاریخ کو نہیں آئیں گے تو میں انہیں direct کمیٹی کو بھیج دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! آئندہ جو بھی وقفہ سوالات کا دن آئے گا تو ان کے جوابات positively دے دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ان کے جوابات کب تک دے دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کچھ سوال تو ایسے ہیں جن کے جواب آ چکے ہیں لیکن وہ پرنٹ نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہمارے پاس سب سوالوں کے جواب آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں سوالوں کے نمبر بولتا ہوں ان کو نوٹ کر لیں۔ سوال نمبر 8377,936,9006,9042,9039 اور 9199 ان سوالوں کے جواب جمعہ تک آپ کو دینے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دیکھیں، میں پہلے بھی بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ جس کا محکمہ ہو اس کے متعلقہ سیکرٹری صاحب کو یہاں پر حاضر ہونا چاہئے۔ اگر وہ موجود نہیں ہوں گے تو پھر اس کا

نوٹس لیا جائے گا۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ ان کے بارے میں چیف سیکرٹری صاحب کو لکھ کر بھجیں۔ پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7947 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اس سے پہلے میں نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری تو تشریف رکھتے ہیں لیکن کیا گیلری میں کوئی متعلقہ آفیسر محکمے کی طرف سے بیٹھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں نے پہلے ہی اس بارے میں کہہ دیا ہے اور اس بارے میں چیف سیکرٹری صاحب کو لیٹر لکھ رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا گیلری میں کوئی متعلقہ آفیسر محکمے کی طرف سے بیٹھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح آپ بھی on his behalf ہیں اسی طرح وہ بھی on his behalf ہیں۔ Both of you.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں تو ایک ایم پی اے ہوں اور دوسرے ایم پی اے کے behalf پر ہوں۔ میرے خیال میں وہ تو کوئی چھوٹے آفیسر لگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ میں نے پہلے بات کر لی ہے لہذا اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ کے سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈولفن فورس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7947: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ڈولفن کا قیام کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت ہوا ہے؟

(ب) اس فورس کے قیام پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس فورس میں کتنے افراد کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں کتنی ماہانہ pay پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(د) اس فورس کے لئے کتنی موٹر بائیک، کتنی رقم میں خرید کی گئی ہیں، فی موٹر بائیک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس کی خرید کے لئے کس کس اخبار میں کب اشتہار دیا گیا تھا اور کس کس کمپنی اور ادارے نے ان کی فراہمی کے لئے ٹینڈر جمع کروایا اور کس کمپنی کو یہ ٹینڈر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) مہتمم پولیس موبائلز، لاہور سے تحریری رپورٹ بحوالہ ریفرنس نمبری 150/HC-Mobile مورخہ 25.01.2017 حاصل کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو تحریر ہے کہ متعلقہ نہ ہے۔ ڈولفن فورس کے قیام، قاعدہ اور قانون کی بابت CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے۔

(ب) ڈولفن فورس کے قیام پر 15-2014 میں 388.533، 16-2015 میں 803.825 جبکہ 17-2016 میں 1048.35 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ڈولفن سکواڈ کی ریکروٹمنٹ، ماہانہ تنخواہ اور سکیل کی بابت انسپکٹر اسٹیبلشمنٹ دفتر ڈی آئی جی آپریشنز لاہور اور اکاؤنٹنٹ ڈولفن سکواڈ سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے جو ذیل ہے:

عہدہ	نفری	پے سکیل	ماہانہ تنخواہ
کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل (جن کو نمبر الاٹ ہو چکے)	1403	07	24790 روپے
درجہ چہارم (میسن، الیکٹریشن)	10	05	22124 روپے
درجہ چہارم (نائب قاصد، دھوبی، خاکروب، لانگری، باربر، ماشکی، کارپینٹر)	163	01	19996 روپے

(د) 300 موٹر بائیکس خریدی گئیں 1,299,999 روپے فی موٹر سائیکل کی قیمت ہے، -/389,999,700 روپے ٹوٹل موٹر سائیکل کی قیمت ہے، مورخہ 21۔ فروری 2016 کو "نوائے وقت"، Daily DAWN میں ٹینڈر دیا گیا جس بابت اٹلس ہنڈا موٹر سائیکل اور پاک سوزوکی کی موٹر سائیکل نے ٹنڈر جمع کروایا اور ٹیکنیکل کمیٹی سے پاک سوزوکی مسترد اور ہنڈا اٹلس پاس پائی گئی تھی لہٰذا یہ ٹینڈر ہنڈا اٹلس کمپنی کو دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز (الف) کا جواب پڑھ کے سنا دیتا ہوں اور اس پر تھوڑی clarification چاہوں گا۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ مہتمم پولیس موبائلز، لاہور سے تحریری رپورٹ بحوالہ ریفرنس نمبری HC-Mobile/150 مورخہ 25.01.2017 حاصل کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو مجھے اس کی تفصیل مل گئی ہے۔ جو تحریر ہے کہ متعلقہ نہ ہے۔ ڈولفن فورس کے قیام، قاعدہ اور قانون کی بابت CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے۔

یہ کیا جواب ہے؟ اگر میرا سوال وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہے اور اس کا جواب میں expect کر رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب، منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری دے رہے ہیں تو اس سوال کے end میں مجھے یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ درست کہہ رہے ہیں۔ یہ clerical mistake ہے جو پہلے محکمے کو جواب بھیجا گیا تھا۔ جب محکمے کو یہ سوال refer کیا گیا تو وہاں محکمے میں مختلف برانچز ہیں تو کسی ایک برانچ نے یہ لکھ دیا ہے کہ ہمارے متعلقہ نہ ہے لیکن اب میرے پاس اس سوال کا جواب موجود ہے لہٰذا یہ ایک clerical mistake ہے تو جو بھی بات اس سوال کے بارے میں میرے فاضل دوست پوچھنا چاہیں تو میں بتانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جنہوں نے یہ جواب دیا ہے آپ ان کو کچھ نہیں پوچھتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے لیکن یہ سوال میری تعیناتی سے پہلے کا آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس سوال کے جواب کا پتا کر کے اس ایوان کو بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ہاں جی، میں نے ان سے جواب لے لیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب لے لیا ہے تو ہمیں بھی اس جواب سے آگاہ کریں کہ وہ جواب کیا آیا تھا؟ ڈولفن فورس کے بارے میں میرا سادہ سا سوال تھا نہیں تو میں ہی آپ کو بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ سوال کریں وہ جواب دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ یہ میری تعیناتی سے پہلے کا سوال ہے اور مجھے تو اس بارے میں پتا ہی نہیں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ہے اور وہ جواب دیں گے۔ یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں چیف منسٹر صاحب کے لئے سمری لگی ہوئی ہے اور اس کے اندر باقاعدہ بتایا گیا ہے کہ ترکی میں 1994 سے یہ ڈولفن فورس چل رہی ہے اور اس کے یہ یہ parameters ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس میں سب کچھ صاف صاف لکھا گیا ہے کہ یہ کیسے کیا گیا ہے۔ میرا صرف سوال یہ ہے کہ اس ایوان کی یہ عزت ہے کہ اس کا اگر جواب چاہئے تو CPO سے جا کر بات کریں۔ یہ کوئی مصلی کھڑا ہو کر پوچھ رہا ہے اور آگے سے یہ جواب آنا ہے۔ میں دوبارہ سے کہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اب آپ چھوڑیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ clerical mistake تھی اس سوال کا جواب آ چکا ہے جو بھی میرے فاضل دوست سوال پوچھنا چاہتے ہیں میں ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جی، وہ ابھی سوال پوچھتے ہیں تو آپ ان کے سوال کا جواب دیں۔ جی، سردار صاحب! اب آگے چلیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈولفن فورس کے قیام پر 2014-15 اور 2016-17 میں اتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے اس جواب کے مطابق ٹوٹل 300 موٹر سائیکلیں خریدی گئی ہیں لہٰذا مجھے بتادیں کہ کس سال میں کتنی موٹر سائیکلیں خریدی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ٹوٹل 300 موٹر سائیکلیں خریدی گئی ہیں اور ایک موٹر سائیکل کی قیمت 12 لاکھ 99 ہزار 999 روپے ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ سال وار پوچھ رہے ہیں اگر آپ اس کے بارے میں بتاسکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ موٹر سائیکلیں 2015-16 میں خریدی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ 2014-15 اور 2015-16 دونوں کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! 2016 کو اس کا قیام عمل میں آیا ہے اور یہ موٹر سائیکلیں اسی وقت خریدی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ بات کہنا چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ محکمے نے جو جواب بھیجا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا کیا جواب دیں جبکہ محکمے نے ہی اس کا جواب نہیں دیا۔ یہ جواب تو میرے پاس بھی آیا ہے اور یہی جواب ان کے پاس بھی ہے تو اس کے اندر یہ نہیں لکھا گیا۔ میں نے پوچھا یہ ہے کہ 2014-15 جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا تو پہلے سال کتنے آدمی بھرتی کئے گئے اور کتنی موٹر سائیکلیں خریدی گئیں۔ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ 1403 آدمی رکھے گئے ہیں۔ 10 میسن، الیکٹریشن رکھے گئے ہیں اور درجہ چہارم کے 163 نائب قاصد رکھے گئے ہیں۔ موٹر سائیکلیں ٹھیک کرنے کے لئے 10 لوگ ہیں

جبکہ نائب قاصد اور دھوبی 163 رکھ لئے ہیں یعنی جھاڑو دینے والے زیادہ ہیں اور موٹر سائیکلیں ٹھیک کرنے والے کم ہیں۔ میرا سوال صرف اتنا تھا کہ پہلے، دوسرے اور تیسرے سال کے بارے میں بتا دیا جائے کہ اتنی موٹر سائیکلیں اس سال میں لی گئیں کہ کیا تمام موٹر سائیکلیں آخری سال میں لی گئی ہیں یا کہ پہلے سال میں لی گئی ہیں اس میں کیا کوئی complication ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! اب آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا جواب سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان کا بہت واضح سوال ہے اور اس کا بہت ہی واضح جواب ہے کہ ہم نے اس سال اتنی موٹر سائیکلیں لی ہیں۔ جس سال میں ہم نے موٹر سائیکلیں لی ہی نہیں تو اس سال کے بارے میں یہ insist کر رہے ہیں۔ اگر یہ سال وار تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو یہ fresh question کر دیں۔ جو انہوں نے سوال کیا ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ ہم نے یہ موٹر سائیکلیں خریدی ہیں وہ ایوان کے سامنے رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے 2016 میں موٹر سائیکلیں خریدی ہیں۔ اگلا ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اب میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8301 ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ آج محکمہ داخلہ کے سوالات ہیں اور ہوم سیکرٹری صاحب اور نہ ہی آئی جی صاحب تشریف لائے ہیں یہ جو اتنے زیادہ سوال ہیں یہ ہم کس سے کریں گے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! ان سوالوں کے جواب پارلیمانی سیکرٹری دیں گے۔ میں نے پہلے ہی اس بارے میں کہہ دیا ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب کو لکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آج سے پہلے بھی اس ایوان کی، آپ کی اور ڈپٹی سپیکر صاحب کی روایت رہی ہے کہ جس دن کوئی سیکرٹری اس محکمے کا نہیں ہو گا جس کے سوالات ہوں گے تو اس دن سوال take up نہیں ہوں گے کیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بات تو ٹھیک ہے تو پھر اس کا کیا کریں آپ کے سوال کو pending کر دیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ آپ کے سامنے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری تو جواب دیں گے لیکن جوابات کی پوزیشن بھی آپ کے سامنے ہے۔ یہ تو اتنا serious ہونا چاہئے کہ آئی جی صاحب یا ہوم سیکرٹری صاحب یہاں پر خود موجود ہونے چاہئیں تا کہ انہیں پتا چلے کہ یہ اسمبلی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت حیرانی کی بات ہے جو کچھ یہاں پر ہوا ہے۔ آگے آپ کی مرضی ہے جیسے آپ کہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اسمبلی سیکرٹریٹ بتائے کہ ان کی طرف سے کوئی excuse یا کوئی پیغام بھیجا گیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں طارق محمود کے سوال نمبر 8301 کو pending کیا جاتا ہے اور آپ اس سوال کا جواب جمعہ کو دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں سیکرٹری صاحب اور باقی بھی آئیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ہم اس سوال کو pending کرتے ہیں اور ان کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں۔ وہ آدھے گھنٹے میں آ گئے تو well and good ورنہ آپ جو کہیں گے اُس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ساڑھے چار سال تو ان کو آپ بلا نہیں سکے؟

جناب سپیکر: کون کہتا ہے، کیا بات کرتے ہیں آپ؟ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

DR NAUSHEEN HAMID: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، On her behalf سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8328 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر سے متعلقہ شکایات کی تفصیلات

*8328: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ تین سال میں اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر کی روشنی میں صوبہ بھر میں کتنی شکایات موصول ہوئیں ہیں اور ایسی کتنی شکایات پر گرفتاریاں ہوئی ہیں نیز کن علاقہ جات میں اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر کا رجحان زیادہ ہے۔ تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(ب) کیا نیشنل ایکشن پلان کے تحت ایسی معلومات کو اکٹھا کیا گیا ہے جن سے ثابت ہو سکے کہ صوبہ بھر میں کس مذہب اور گروہ کے لوگ اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر میں زیادہ ملوث ہیں، اگر ایسی معلومات ہیں تو ایسے گروہوں کے ساتھ نمٹنے کے لئے اگر کوئی ایسی پالیسی مرتب ہو چکی ہے تو اس کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ تین سالوں(01-01-2014 to 07-12-2016) میں اشتعال انگیز تقاریر کی کل تعداد 313 رہی جبکہ سب سے زیادہ تقاریر ضلع اٹک (48) میں کی گئی ان تقاریر کی روشنی میں کل 226 مقدمات درج ہوئے، جن میں سب سے زیادہ مقدمات ضلع گجرات میں رجسٹر کئے گئے جن کی تعداد 25 رہی۔ گرفتار شدہ اشخاص کی کل تعداد 348 رہی جن میں سب سے زیادہ گرفتاریاں ضلع گجرات میں ہوئیں جن کی تعداد 127 تھی۔

(ب) صوبہ بھر کے ہر مذہب اور گروہ کے لوگ اس اشتعال انگیز بیانات اور تقاریر میں ملوث پائے گئے ہیں۔ ایسے گروہ جو اشتعال انگیزی میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور پنجاب پولیس اس میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت بہت سی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی جاتی ہیں اور FIRs بھی درج کی جاتی ہیں۔ اس سوال کا جواب تفتیشی ایجنسی یعنی CTD اور متعلقہ تھانہ جات بہتر دے سکتے ہیں، کیونکہ تفتیش کے دوران متعلقہ ملزمان سے یہ معلومات ان کو حاصل ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا تھا کہ ایسے گروہوں کے ساتھ نمٹنے کے لئے کون سی پالیسی مرتب ہو چکی ہے اور اگر ہے تو اس کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟ انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ جو گروہ اس اشتعال انگیزی میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ فاضل ممبر نے سوال میں تفصیلات پوچھی تھیں لیکن انہوں نے کوئی تفصیل نہیں دی کہ ایسے لوگ جو پکڑے گئے ہیں ان کے خلاف آج تک کس قسم کی کارروائی کی گئی ہے کیونکہ قانونی کارروائی میں بہت سی چیزیں آجاتی ہیں؟ معزز پارلیمانی سیکرٹری ذرا تفصیلاً بیان کر دیں کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور کیا سزائیں دی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس سلسلے میں پنجاب گورنمنٹ نے بڑی مؤثر پالیسی بنائی ہے۔ لاؤڈ سپیکر کے بارے میں جو پالیسی تھی اُس پر کنٹرول کیا گیا جس سے بہت زیادہ فرق پڑا ہے۔ اس کے علاوہ جو لوگ دوسرے اضلاع میں جا کر شر پسندی کرتے تھے، اشتعال انگیز تقاریر کرتے تھے اُن کو کنٹرول کیا گیا، فورتھ شیڈول میں ڈالا گیا اور مختلف لوگ نظر بند کئے گئے۔ اس سلسلے میں پنجاب گورنمنٹ نے نیشنل ایکشن پلان پر بھی عمل کیا جس کی وجہ سے انتہا پسندی پر بہت حد تک قابو پایا گیا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کی تفصیلات مانگی تھیں کہ کتنے لوگوں کو جیل میں ڈالا گیا، کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئیں، کتنے جرمانے ہوئے، کتنے چالان مکمل ہوئے اور کتنی FIRs درج ہوئی ہیں لیکن انہوں نے ایک تفصیل بھی نہیں دی اور صرف یہ کہا کہ کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ سوال کچھ اور تھا لیکن جواب کچھ اور آیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بڑا واضح جواب ہے۔ ضلع گجرات میں 25 مقدمات رجسٹر ہوئے، گرفتار شدہ اشخاص کی تعداد 348 رہی جبکہ 127 گرفتاریاں گجرات میں ہوئیں۔ یہ سارے لوگ گرفتار ہو کر چالان کے بعد جیل میں چلے گئے۔

جناب سپیکر: ابھی تک کسی کو سزا بھی ہوئی یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! عدالتوں میں کیس چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میرے علم میں نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! عدالتوں میں follow up ہو رہا ہے اور کیا اس کا کوئی follow up ان کے پاس موجود نہیں ہے کیونکہ ان کا فرض ہے کہ اس کا follow up رکھیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ follow up ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! جب تک سزائیں نہیں ملیں گی تو ملک میں حالات کیسے صحیح ہوں گے؟

جناب سپیکر: ان کے پاس ریکارڈ نہیں ہو گا اس لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا نہیں سکے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو اس بات کا پتا ہونا چاہئے تھا کہ کتنے لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں؟ جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8347 ہے لیکن پھر وہی بات جو میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اگر ہوم سیکرٹری یا آئی جی صاحب ہوں تب ہی سوالات کے جوابات ہونے چاہئیں تاکہ ان کے نوٹس میں آئے کہ کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ جو ایوان کی روایت بن چکی ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری نہ ہو اُس دن وہ سوالات take up نہیں کئے جاتے لہٰذا یہ روایت رہنی چاہئے اور یہ اچھی روایت ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوالات کو pending کر دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم یہاں سارے participate کیا کریں۔ کل کے سوالات پر جو کورم کا walkover منسٹر صاحب کو دیا گیا وہ سب کے سامنے ہے۔ کل ہمارے حلقوں کے اتنے ضروری سوالات تھے لیکن کورم کی نشاندہی ہماری طرف سے نہیں کی گئی تھی لیکن زبردستی بنا کر کہا گیا کہ کورم کی نشاندہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کل آواز سنی تھی، انہوں نے جو کہا تھا وہ بات میں نے سن لی تھی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کورم کا لفظ تو میں نے ابھی بھی بولا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ لفظ کی بات نہیں ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ کورم پورا کر لو اور کریں۔ انہوں نے یہ بات کی تھی لیکن اب آپ تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آج ہوم سیکرٹری نہیں ہیں تو ہم ان کے دفتر میں جا کر التجا کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ساتھ لے آئیں، مجھے تو اعتراض نہیں ہے۔ میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے اور اس کے مطابق انشاء اللہ عمل ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 8347 میاں طارق محمود کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7890 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن ان کا سوال pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ ابھی ہسپتال میں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8234 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8329 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت گرفتار افراد سے متعلقہ تفصیلات

*8329: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں جن افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں سے کتنے لوگوں کو جیل بھیجا جا چکا ہے مزید براں جیل میں ان کی مثبت تربیت اور نگرانی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت سماجی فلاح و بہبود کے اداروں کی چھان بین کی جا رہی ہے کیا کوئی ایسی لسٹ میسر ہے جو اس حوالے سے راہنمائی کر سکے کہ اسمبلی ممبران

کو کن اداروں کے ساتھ اپنے روابط فوراً منقطع کر لینے چاہئیں مزید یہ کن وجوہات کی بناء پر ان اداروں پر یہ قدغن لگائی گئی ہے اس کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) نیشنل ایکشن پلان(NAP) کے تحت قانون نافذ کرنے والے اداروں نے 2015 سے 25.07.2017 تک مختلف کارروائیاں کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں جنوری 2015 سے اب تک 3019 افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا چکا ہے۔

a. مذکورہ بالا قیدیوں کو کڑی نگرانی میں علیٰحدہ سکیورٹی سیلز میں رکھا جاتا ہے۔

b. ان قیدیوں کی سکیورٹی اور پہرے (نگرانی) کے پیش نظر تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ عملہ مقرر کیا گیا ہے۔

c. ان قیدیوں کو دوسرے قیدیوں سے گھلنے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی تاکہ وہ انتہا پسندانہ نظریات دوسرے قیدیوں تک نہ پہنچا سکیں۔

d. ان قیدیوں کی اصلاح کے لئے مذہبی اور سماجی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے، مزید برآں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ ان قیدیوں میں حب الوطنی کا جذبہ اُبھارا جائے۔

(ب) نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم اتھارٹی(NACTA) حکومت پاکستان اسلام آباد نے 65 غیر قانونی تنظیموں کی فہرست جاری کی ہے۔ چار تنظیمیں زیر نگرانی ہیں اور دو تنظیموں کا اندراج UN سکیورٹی کونسل قرارداد نمبر 1267 کے تحت کیا گیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس امر کی سفارش کی جاتی ہے کہ معزز ممبران اسمبلی / عوامی نمائندے مذکورہ بالا تنظیموں کے ساتھ روابط سے پرہیز کریں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں جنوری 2015 سے اب 3019 افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا چکا ہے۔ کیا ان کی گرفتاری کے دوران پولیس مقابلے ہوئے، اگر ہوئے تھے تو کتنے لوگ شہید ہوئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جب Law Enforcement Agencies نے یہ کارروائیاں کیں تب encounter کے دوران نو ملزمان ہلاک ہوئے تھے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ شہید کتنے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ شہید کتنے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس بارے میں انفارمیشن نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کیا ان میں سے کوئی شہید نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ تعداد پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شاید کوئی شہید نہیں ہوا۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز (ب) میں نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم اتھارٹی کے تحت غیر قانونی تنظیموں کی فہرست جاری کی گئی ہے۔ NACTA کی formation کا کیا تناسب ہوتا ہے یعنی آرمی کے لوگ اور civil لوگ کتنے ہوتے ہیں؟ کیا پارلیمانی سیکرٹری اس بارے مجھے آگاہ کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں ان کا سوال ذرا سمجھ نہیں سکا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ویسے میری آواز کافی بلند ہے۔ میں نے کہا ہے کہ NACTA کے تحت تنظیموں کو غیر قانونی قرار دے کر ban کیا جاتا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ NACTA کی formation کا کیا فارمولا ہے، اس میں کتنے آرمی کے لوگ ہیں، کتنے civilian ہیں یا اس میں کوئی پارلیمنٹیرین بھی موجود ہیں یعنی اس کا structure اور formulation کیسی ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ایک تو یہ فیڈرل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے اور دوسرا یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر یہ دوبارہ سوال کر دیں تو جواب دے دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں NACTA کی formation پوچھی گئی ہے کہ اس میں کون کون سے افراد ہیں لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ fresh question بنتا ہے، اب آپ خود ہی اندازہ کر لیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جو subject فیڈرل گورنمنٹ کا ہے میں اُس کا جواب کیسے دے سکتا ہوں؟ فیڈرل گورنمنٹ اس کی formation کرتی ہے تو یہ سوال پنجاب حکومت سے متعلقہ نہیں ہے اور ہم تو صوبہ کی حیثیت سے اس کے ممبر ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں لیکن انہیں اس چیز کا پتا نہیں ہے کہ "نیکٹا" کی formation کے اندر کون کون سے ادارے ہیں اور متعلقہ صوبہ پنجاب کا کیا role ہے؟ یہ پنجاب کے وزارت داخلہ کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ان پارلیمانی سیکرٹریوں کا یہ حال ہے کہ انہیں "نیکٹا" کا پتا نہیں ہے کہ اس کی formation کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! ایسے نہ کریں اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! فاضل ممبر جس طرح بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ آرام سے جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے اسی کے اندر میں نے رہنا ہے۔ اب اگر یہ مجھ سے دنیا کی کوئی دوسری چیزیں پوچھیں گے تو میں ان کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ اس سوال سے متعلقہ یہ ضمنی سوال پوچھیں تو میں اس کا جواب دوں گا۔ اب یہ خود بھی ممبر اسمبلی ہیں تو انہیں بھی پتا ہونا چاہئے۔ یہ جنرل انفارمیشن کے بارے میں بات کرتے ہیں تو یہ خود بڑے seasoned اور تجربہ کار ممبر ہیں اس لئے انہیں پتا ہونا چاہئے کہ "NACTA" میں کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں چنے ہیں، ٹماٹر ہیں، آلو ہیں، پیاز ہیں۔ اس کی formation یہ ہے کہ حکومت پاکستان کے وزارت داخلہ کے منسٹر صاحب اس کو chair کرتے ہیں اور نیچے صوبوں کی

طرف سے فلاں فلاں آدمی ہیں، اس کے ساتھ کام کرنے والے ادارے یہ یہ ہیں جو اس کی help کرتے ہیں۔ باقی یہ بتادیں کیونکہ کافی تو میں نے بتادیا ہے اور outline نہیں بتائی تو یہ کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! وہی بات میرے بھائی بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ سوالات بہت اہم ہوتے ہیں اور سسٹم کو سمجھنے اور معلومات کے لئے یہ سوالات کئے جاتے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! متعلقہ صوبے کے وزیر اعلیٰ "NACTA" کے ممبر ہیں یا نہیں؟ میں نے آپ کے توسط سے جو استدعا کی ہے اس کا جواب لے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے این اے۔120 کی شکست کا غم دل کو لگالیا ہے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ایسی بات نہ کیا کریں۔ مہربانی۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ میرے متعلقہ سوال نہیں ہے کیونکہ جو انہوں نے سوال پوچھا ہے یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔ اگر کوئی نیا سوال کر۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اپنی انفارمیشن کے لئے چاہ رہے ہیں تو آپ اس کا جواب بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ وفاق سے متعلقہ ہے اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے کیا فرمایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ یہ وفاق سے متعلقہ ہے اور ہم نے تو اسے نہیں بنایا بلکہ پنجاب تو اس کا ایک ممبر ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پھر اس سوال کو قومی اسمبلی میں بھجوایا جائے تاکہ وہاں سے اس کا جواب آجائے۔ یہاں پر اس کا کوئی جواب نہیں ہے تو کیا کوئی سوال کرے گا؟ وہی بات ہے جو طارق صاحب نے بھی کہی کہ اگر متعلقہ لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تھوڑی سی relevant ہو جائیں ناں تو پھر ان سے پوچھتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! نہیں relevant کیا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ آپ قومی اسمبلی کی بات نہ کریں بلکہ اپنی بات کریں اور ان سے جو پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں احتجاجاً اس سوال کا جواب ہی نہیں مانگتی اور افسوس کہ اس اسمبلی میں please find right people for the right job اس پر ذرا توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8338 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے اور وقت ہوا تو پھر اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8801 شہزاد منشی کا ہے۔ اس سوال کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 8870 میاں طارق محمود کا ہے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے، کیا اس سوال کو take up کر لیا جائے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں۔ جو ایوان کی روایت بن گئی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہ برقرار رہے۔ جس ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری نہیں ہو گا، جس طرح یہ پہلے چل رہا ہے کہ اس محکمہ کے سوالات take up نہیں ہوئے تو یہ روایت رہنی چاہئے تاکہ وہ لوگ آئیں اور سمجھیں۔ اس کے اوپر ہمیں کوئی compromise نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کا کوئی result ہی نہیں ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال نمبر 8870 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8875 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا وگرنہ dispose of ہو گا۔ اگلا سوال بھی چیمہ صاحب کا ہی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8876 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں تھانوں کے گرد دکانات کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8876: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں قائم تھانوں کے اردگرد خالی جگہوں میں حکومت کی طرف سے کمرشل دکانیں بنائی جارہی ہیں؟

(ب) ان دکانوں کا الاٹ کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان تھانوں کو کمرشل مارکیٹوں میں کیوں تبدیل کیا جارہا ہے سرگودھا میں کن کن پولیس سٹیشنوں کی حدود میں کمرشل دکانیں بنائی جارہی ہیں تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) جی ہاں! سرگودھا میں قائم تھانوں کے اردگرد خالی جگہوں میں حسب ضابطہ پولیس ویلفیئر شاپنگ سنٹر بنائے جارہے ہیں۔

(ب) تھانہ پھلروان اور تھانہ بھاگٹانوالہ کی سابقہ عمارات کی خالی جگہوں پر دکانات بنائی جارہی ہیں۔ دکانیں پہلے آیئے پہلے پایئے کے اصول اور معاہدہ کرایہ داری پر الاٹ کی جارہی ہیں، اس سلسلہ میں ایڈیشنل ایس پی، ڈی ایس پی متعلقہ سرکل، انچارج ڈویلپمنٹ اور اکاونٹنٹ پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو دکانوں کی الاٹمنٹ اور اس سے متعلقہ امور کی نگرانی کرے گی جہاں تک تھانوں کو کمرشل مارکیٹوں میں تبدیل کرنے کا تعلق ہے یہ درست نہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے کہ ضلع سرگودھا میں قائم تھانوں کے اردگرد خالی جگہ پر کمرشل پلازے اور دکانیں وغیرہ بن رہی ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ اس وقت تھانوں کے اردگرد جو بازار بن رہے ہیں تو اس کے لئے کوئی parameters ہیں؟ کیا ہماری لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہاں پر

کمرشل پلازے اور دکانیں بنائی جائیں؟ کیا ان تھانوں میں کوئی سپیشل سکواڈ یا انہیں قابو کرنے کا کوئی سسٹم ہے کہ اگر وہاں پر کوئی blast ہو جاتا ہے؟ اگر تھانوں کو ہم ٹوٹل کمرشل کر دیں تو وہاں پر حالات---

جناب سپیکر: نہیں، متعلقہ تھانوں جو پھلروان اور تھانہ بھاگٹانوالہ کا پوچھا گیا ہے تو آپ اس کے بارے میں پوچھیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ سرگودھا کا ہی علاقہ ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے پوچھا ہے کہ تھانے کے ارد گرد جو مارکیٹ بنا رہے ہیں اس سے آپ کو آمدن تو ہو گی لیکن اگر خدانخواستہ دہشت گردی کی کوئی واردات ہوئی تو آپ کیا کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ تھوڑی سی confusion ہے کیونکہ actually یہ ان تھانوں کی اراضی ہے جہاں پر یہ پہلے تھانے قائم تھے۔ اب نئی جگہ پر تھانے بن گئے ہیں اور وہ جگہ خالی تھی جس پر یہ بلڈنگ یا مارکیٹیں بنائی جا رہی ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ پڑھیں جز(الف) میں ہے کہ جی ہاں، سرگودھا میں قائم تھانوں کے ارد گرد خالی جگہوں پر حسب ضابطہ پولیس ویلفیئر شاپنگ سنٹرز بنائے جا رہے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ دو جگہیں ہوتی ہیں---

جناب سپیکر: بھچر صاحب! اس سے کوئی آمدن ہو گی تو وہ قومی خزانے میں شامل ہو گی ناں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! بالکل آمدن ہو گی اور آپ صحیح فرما رہے ہیں لیکن جو اس وقت ہمارے حالات ہیں، جو دہشت گردی کے حالات ہیں تو کیا ہم یہ afford کر سکتے ہیں کہ ہم تھانوں کے ساتھ یا ان کی ملحقہ دیوار کے ساتھ شاپنگ سنٹرز بنائیں؟

جناب سپیکر: انشاء اللہ دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ بالکل دوسرے angle سے سوچ رہے ہیں۔ اس جگہ پر تھانہ نہیں ہے بلکہ یہ پہلے تھانے کی جگہ تھی اب یہ خالی جگہیں ہیں اور تھانہ دوسری

جگہ پر ہے۔ جز(ب) میں خود ہی یہ پوچھ رہے ہیں کہ کن کن تھانوں میں تو وہ بتا دیا گیا ہے۔ یہ دو تھانے تو سرگودھا ضلع میں ہی ہیں اور آگے mention کر کے دو تھانوں پھلروان اور بھاگٹانوالہ کی جو پرانی جگہ تھی اور وہ خالی تھی، وہاں پر مارکیٹیں بنائی جا رہی ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری قابل احترام ہیں لیکن وہ اس معاملے کو light لے رہے ہیں اور on the ground reality یہ ہے کہ یہ معاملہ اتنا light نہیں ہے۔ یہاں پر پہلے بھی واقعات ہوتے ہیں۔ اس قسم کے بھی واقعات ہوئے ہیں کہ جن تھانوں کے ارد گرد مارکیٹس بن چکی ہیں وہاں پر جب لوگ تفتیش پر جاتے ہیں تو ایک گروپ وہاں پر گھات لگا کر بھی بیٹھا ہوتا ہے میں تو اس معاملے میں ان کو acknowledgment میں دے رہا ہوں کہ اس میں کچھ initiative لیں اور وہاں پر جو نیلامی اور جو بیچنے والا سارا کام چلا ہوا ہے اس میں تھوڑا سا یہ چیک اینڈ بیلنس تو رکھیں کہ جن تھانوں کے ساتھ پلازے یا دُکانیں بن رہی ہیں یا اُن کی special squad کو بڑھایا جائے یا اُن کو police station sensitive میں لایا جائے کچھ تو کیا جائے؟

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں آپ نے اپنی بات کر لی ہے ہم نے آپ کی بات سن لی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آپ کا جو سوال تھا اُس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری بات تو valid تھی لیکن appreciate تھوڑا کر دیں۔ جناب سپیکر: جی، دہشت گردی سب کے لئے خطرہ ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ کنٹرول ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کرے کنٹرول ہو میری بھی یہی دُعا ہے آپ بھی۔۔۔

جناب سپیکر: No speech on it. آپ کی بڑی مہربانی شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8910 جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شنیلا رُوت کا ہے۔ وہ تشریف فرما ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8973 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں خواتین پولیس سٹیشن کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8973: محترمہ شُنیلارُوت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبے بھر میں کتنے خواتین تھانے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) صوبہ بھر میں تین خواتین پولیس سٹیشن مندرجہ ذیل اضلاع میں موجود ہیں۔

1- لاہور 2- فیصل آباد 3- راولپنڈی

(ب) اس سلسلہ میں کوئی تجویز کسی بھی ضلع سے تاحال موصول نہ ہوئی ہے تاہم حال ہی میں Violence Against Women Centre Multan کو ضلع ملتان کی سطح پر خواتین پولیس سٹیشن کا درجہ بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ بھر میں میں کتنے خواتین تھانے ہیں اس کا یہ جواب موصول ہوا کہ تین تھانے ہیں تو میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر کہا تھا کہ ہر ماڈل تھانے کے ساتھ خواتین کا تھانہ ساتھ ہو گا تو یہاں پر صرف تین کی تعداد دی گئی ہے، یہاں پر تو بڑی بڑی باتیں کی گئی تھیں کہ اُس کے اندر وومن ڈیسک ہوں لیکن یہاں پر صرف تین کا ذکر کیا گیا ہے---

جناب سپیکر: محترمہ! اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کیا پوچھنا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اُن سے یہ پوچھیں کہ یہاں پر تھانوں کی تعداد تین بتائی گئیں تو جو اتنے بڑے بڑے اعلانات کئے گئے تھے وہ کہاں ہوا میں اُڑ گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے ہم نے یہ بڑھانے ہیں لیکن مالی وسائل آڑے آرہے ہیں terrorism کی جنگ میں بہت بوجھ پڑا ہے تو جیسے وسائل آتے جائیں گے خواتین کے تھانے ضرور بنائیں جائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ کیا بات ہوئی یہ تو کوئی جواب نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا ابھی تو ہم نہیں بنا رہے۔۔۔

جناب سپیکر: سیدھی بات یہ ہے آپ یہ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! وژن ہے کہ نئے تھانے بنائے جائیں گے لیکن اس وقت کوئی پالیسی نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ وہی والی بات ہوگئی کہ آپ بڑے بڑے اعلانات کر دیں اور آپ کی جیب میں کچھ بھی نہیں ہے لیکن آپ نے صرف اپنی تشہیر کے لئے، لوگوں کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے اعلانات کر دیئے۔ ان کے جواب سے تو یہ پتا لگ رہا ہے پھر ایسے خواتین کو بے وقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں ہے کسی کے کہنے سے کوئی بے وقوف نہیں بنتا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس پر پوری طرح سے دھیان دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ خواتین کو encourage تو نہیں کر رہے۔ میرے خیال میں خواتین ممبرز کو اس پر احتجاج کرنا چاہیئے۔ خواتین کے لئے کوئی فنڈز ہی نہیں ہے باقی فضول پراجیکٹس کے لئے فنڈز ہیں۔

جناب سپیکر: خواتین کی اپنی جگہ پر اہمیت ہے اللہ کا شکر ہے خواتین کی طرف سے اتنے جرائم نہیں ہوتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! خواتین کی empowerment کے اتنے announce packages کئے ہوئے ہیں لیکن اُس پر عملدرآمد کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ جیب میں کچھ بھی نہیں ہے تو پھر announcement کا کیا فائدہ؟ میں کہتی ہوں کہ خواتین کو اس پر سوچنا چاہیئے، اس پر protest کرنا چاہیئے کہ خواتین کے ساتھ یہ کیوں زیادتی کی جارہی ہے، اُن کے لئے بجٹ ہی نہیں رکھا جاتا یہ صرف اعلانات کی حد تک ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ محترمہ کو کچھ بتا دیں کچھ تسلی کی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ہماری بہن تھانوں کے لئے insist کر رہی ہیں میں سمجھتا ہوں ان کو universities اور دوسری چیزوں کے لئے زیادہ insist کرنا چاہیئے۔ کیا جو موجودہ تھانے ہیں اُن میں خواتین کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا؟ ہم نے اپنے وسائل کے مطابق چلنا ہے، جب یہ وسائل آئیں گے تو مزید تھانے بنائے جائیں گے لیکن جو موجودہ صورتحال ہے کیا خواتین کے ساتھ کوئی ظلم زیادتی ہے، کیا اُن کو انصاف نہیں مل رہا؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر ایک خاتون تھانے میں ایف آئی آر درج کرانے جاتی ہے تو سارے ایوان کو معلوم ہے کہ اُس کو کتنی مشکلات درپیش آتی ہیں۔ ہم بات کچھ کر رہے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب بات کو کس طرف لے کر جارہے ہیں؟ کیا یہ وژن ہے خواتین دھکے کھاتی رہیں، ذلیل ہوتی رہیں اور آپ ساڑھے نو سال بعد یہ کہہ رہے ہیں کہ جی ہمارے پاس بجٹ نہیں ہے ہم نے اعلان تو ضرور کر دیا لیکن ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، اورنج لائن ٹرین کے لئے پیسے ہیں لیکن خواتین کے لئے کوئی پیسے نہیں ہیں لوگ مر رہے ہیں پریشانیوں کا سامنا کر رہے ہیں کوئی پیسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کے لئے کوشش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9140 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈن اور موٹر بائیک کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9140: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں ٹریفک وارڈن کا نظام کب عمل میں آیا تھا؟

(ب) اس شہر میں اس وقت کتنے وارڈن کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اس شہر میں تعینات ٹریفک وارڈن کے پاس کتنی بائیک ہیں اور کتنی بائیک کی مزید ضرورت ہے؟

(د) کیا اس شہر کی تمام شاہرات پر ٹریفک وارڈن تعینات ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں ٹریفک وارڈن کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور ان کی ضرورت کے مطابق تمام سہولیات میسر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈن کے نظام کے نفاذ کی منظوری حکومت پنجاب نے مورخہ 14.10.2016 کو دی۔

(ب) اس وقت سیالکوٹ شہر میں 6 سینئر ٹریفک وارڈن اور 78 ٹریفک وارڈن کام کر رہے ہیں جبکہ 31 سینئر ٹریفک وارڈن اور دو ٹریفک وارڈن کی اسامیاں خالی ہیں علاوہ ازیں ٹریفک پولیس کے 9 سب انسپکٹرز، 30 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 33 ہیڈ کانسٹیبلز اور 129 کانسٹیبلز بھی ٹریفک ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) شہر ہذا میں ٹریفک وارڈن کے پاس 38عدد موٹر سائیکلز cc125اور دوعدد موٹر سائیکلز cc250 زیر استعمال ہیں جو کہ پرانی ہو چکی ہیں۔ حال ہی میں پانچ عدد cc125 نئی اور دو عدد cc250 نئی موٹر سائیکلز ملی ہیں جبکہ سیالکوٹ شہر ایک صنعتی اور بڑا شہر ہے ، تقریباً 17عدد نئی موٹر سائیکلز cc125اور 20عدد موٹر سائیکلز cc250کی مزید ضرورت ہے

(د) شہر کی مختلف شاہرات پر کل 115 اہم ڈیوٹی پوائنٹس بنتے ہیں جن میں سے 51 زیادہ اہمیت کے حامل ہیں جن پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جبکہ 64 اہم ڈیوٹی پوائنٹس پر بوجہ کم نفری ڈیوٹی نہ لگائی جارہی ہے مزید نفری ملنے پر ان مقامات پر بھی ڈیوٹی لگائی جائے گی

(ہ) حکومت پنجاب نے پورے صوبے میں ٹریفک وارڈن سسٹم کا نفاذ کر دیا ہے جس کے تحت ٹریفک اسسٹنٹ ، سینئر ٹریفک اسسٹنٹ اور جونیئر ٹریفک وارڈن کی نئی اسامیوں کے لئے قانون میں ترمیم کی گئی ہے اور اب ان اسامیوں پر جلد بھرتی شروع کی جائے گی وارڈن سسٹم کے کامیاب نفاذ کے لئے سہولتوں کی فراہمی یعنی ٹرانسپورٹ وغیرہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر !میرا جز(ج) سے ضمنی سوال ہے کہ جواب میں لکھا ہے تقریباً 17عدد نئی موٹر سائیکلز cc125اور 20عدد موٹر سائیکلز cc250کی مزید ضرورت ہے یہ ضرورت کب تک پوری ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر !انشاءاللہ اسی مالی سال میں ضرورت پوری ہو جائے گی۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر !میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ہ) سے ہے کہ جونیئر ٹریفک وارڈن کی نئی اسامیوں کے لئے قانون میں ترمیم کی گئی ہے اور اب ان سامیوں پر جلد بھرتی شروع ہو جائے گی، یہ بھرتی کب شروع ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر !یہ بھی انشاءاللہ اسی سال ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9269 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پولیس کی وردی کی تبدیلی کے ٹینڈر اور رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9269: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پولیس کی وردی کی تبدیلی پر کل کتنا خرچ ہوا ہے؟

(ب) کیا پنجاب پولیس کی وردی بنانے کے لئے اوپن ٹینڈر جاری کئے گئے ہیں تو حصہ لینے والی کمپنیوں کی تفصیلات اور پیشکشوں کی مالیت کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

(ج) ٹینڈر حاصل کرنے والی کمپنی اور پیشکش کی مالیت کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ہر سال محکمہ پولیس کو ملازمین کی یونیفارم کی خریداری کے لئے سالانہ بجٹ الاٹ کیا جاتا ہے جس میں سے ہر سال تمام ملازمین کے لئے یونیفارم خریدا جاتا ہے، ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی سالانہ بجٹ میں سے 503,055,489 روپے کی یونیفارم خریدی گئی ہے۔

(ب) پنجاب پولیس کی وردی بنانے کے لئے فرموں کی پری کوالیفکیشن بذریعہ اشتہار کا طریقہ اختیار کیا گیا جس میں درج ذیل کمپنیوں نے حصہ لیا۔

1. نشاط ملز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور
2. ارشد ٹیکسٹائل فیصل آباد
3. بلیو سٹار انٹرنیشنل
4. تھری سٹار ہوزری ملز لمیٹڈ
5. شبیر اینڈ سنز ٹیکسٹائل انڈسٹری
6. پاک بزنس انٹرنیشنل

پری کوالیفکیشن میں دو کمپنیاں نشاط ملز پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور اور ارشد ٹیکسٹائل فیصل آباد معیار پر پورا اُتریں جن کی مزید تکنیکی طور پر جانچ پڑتال کی گئی تکنیکی طور پر پاس ہونے کے بعد دونوں کی پیشکشوں کی مالیت چیک کی گئی جو کہ درج ذیل ہے:

1. نشاط ملز پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور۔1939.05 روپے فی سیٹ وردی
2. ارشد ٹیکسٹائل فیصل آباد 2110.62 روپے فی سیٹ وردی

مزید یہ کہ تمام تر خریداری بمطابق پنجاب پیپرا رولز 2014 کے تحت کی گئی ہے۔

(ج) نشاط ملز پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور جس کے ریٹ کم ترین تھے کو 503,055,489 روپے میں ٹینڈر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) سے میرا ضمنی سوال ہے کہ چھ کمپنیوں نے حصہ لیا یہ کہہ رہے ہیں کہ تکنیکی طور پر معیار پر وہ پورا اتریں تو اس میں میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ اس میں کوئی خاص فارمولا تھا؟ یہ کپڑا تھا تمام کمپنیوں نے کپڑا ہی پیش کرنا تھا، کس بنیاد پر باقی چار کمپنیوں کی پیشکشیں تکنیکی طور پر مسترد کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! وردی کی خریداری کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی بنائی گئی تھی قانون کے مطابق اس میں ٹینڈر invite کئے گئے تھے پری کوالیفکیشن ہوئی تو جو وردی کا معیار جس طرح requirement تھی اُس کے مطابق پیشکشیں طلب کی گئیں تو باقی جو کمپنیاں تھیں وہ اُس معیار پر پورا نہیں اُترتی تھیں دو پارٹیز نے اس میں حصہ لیا جس کی کم bid تھی اُس کو یہ ٹینڈر دیا گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال اپنی جگہ ہی ہے جو میں نے ضمنی سوال پوچھا ہے وہ کون سی تکنیکی وجوہات تھی، اُس میں کون سا ایسا فارمولا تھا کہ چار کمپنیوں کی پیشکش کن وجوہات کی بناء پر مسترد کر دی گئیں، پری کوالیفکیشن یہ ہوتی ہے administrative conditions اور جو تکنیکی بنیادوں پر جب کوئی چیز مسترد کی جاتی ہے تو technically اُس میں کیا کیا فالٹ ہیں؟ جس کی وجہ سے یہ باقی کمپنیوں کی پیشکشیں مسترد کر دی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اُس میں کپڑے کی کوالٹی جو ان کی requirement تھیں، thickness اور اُس میں جس طرح کی سلائی چاہئے تھی اس طرح کی ٹیکنیکل چیزیں تھیں، جتنی quantity چاہئے تھی باقی Firms اس حد تک نہیں دے سکتی تھیں اور اس میں جو ہم ٹائم فریم دیتے ہیں اُس پر پورا نہیں اُتر سکتی تھیں یہ ساری چیزیں تھیں جو کمیٹی نے sort out کیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے نہیں سمجھ آرہی، میں اپنا سوال سمجھا نہیں پا رہا یا وہ جواب نہیں دینا چاہ رہے ہیں۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ جس کمپنی کو ٹینڈر دیا گیا ہے، ٹھیکہ دیا گیا ہے سب کو پتا ہے کہ وہ کس کی ہے۔ نشاط ٹیکسٹائل ملز کے بارے میں ہر بندہ جانتا ہے کہ اس کے حکمران خاندان کے ساتھ کتنے قریبی تعلقات ہیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ چھوڑیں، اپنی بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہی بات تو میں کرنا چاہتا ہوں اسی لئے میں نے یہ سوال دیا تھا اور یہی چیز سامنے لانے کے لئے سوال کیا تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا دیا کہ جن فیکٹریوں کو چھوڑا گیا ان میں یہ یہ خامیاں تھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! 50 کروڑ روپیہ ضائع کر دیا گیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وردی کی ضرورت کیا تھی، اس کے تبدیل کرنے سے کیا صلاحیتوں میں اضافہ ہو گیا، کیا اس سے پرفارمنس میں اضافہ ہو گیا اور کیا پولیس کی کارکردگی میں اضافہ ہو گیا؟ نشاط ٹیکسٹائل ملز کو صرف oblige کرنا تھا اور یہاں جو جواب دیا گیا وہ بالکل bogus قسم کا ہے۔ انہوں نے صرف اور صرف نشاط ٹیکسٹائل ملز کو ٹھیکہ دینا تھا۔ وہ unstitch کپڑا دیتے ہیں وہ سلی ہوئی وردیاں نہیں دیتے۔

جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ صرف ٹیکنیکل وجوہات بتا دیں۔ جب ٹینڈر کھلتا ہے تو اس کی سمری بنتی ہے اور وہ جواب نوٹ ہوتا ہے۔ یہ ہمیں بتا دیں کہ ان میں یہ یہ discrepancies تھیں جس کی وجہ سے ہم نے باقی چار فیکٹریوں کو reject کیا۔ اس طرح

زبانی کلامی بات نہیں بنتی، یہ ہمیں حقائق بتائیں کہ وہ کون سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے باقی چار ٹینڈر reject ہوئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو ایک بات بڑی clear بتادوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 50 کروڑ روپے ضائع کر دیئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ صرف لاہور کے لئے نہیں بلکہ پورے پنجاب کے لئے ہر سال وردیوں کے لئے پیسے رکھے جاتے ہیں۔ یہ سپیشل اسی سال نہیں رکھے گئے بلکہ ہر سال رکھے جاتے ہیں اور انہی پیسوں سے یہ وردیاں بنی ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ وردیاں تبدیل کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ اس میں دو باتیں ہیں۔ پولیس والوں کا کہنا ہے کہ اس وردی سے ہمارا رعب دبدبا کم ہوا ہے اور عوام کا کہنا ہے کہ یہ وردی ٹھیک ہے کیونکہ اس سے پولیس کی دہشت کم ہوئی ہے اور ایک friendly ماحول بنا ہے۔ جو انہوں نے ٹیکنیکل باتوں کا پوچھا تھا وہ میں نے بتادی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر pre-qualification کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ کون کون سی باتیں مد نظر رکھی گئیں؟ میں بتاتا ہوں کہ اس میں تمام rules کو دیکھ لیا گیا ہے اور اس کے مطابق یہ ٹینڈر دیا گیا ہے۔ اگر ان کو اعتراض ہے تو ان کے لئے کورٹس کے دروازے کھلے ہیں یہ اُدھر بھی جاسکتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورٹس کے فیصلوں کو جتنا آپ مانتے ہیں وہ پوری قوم دیکھ رہی ہے۔ جب کورٹس کے جج فیصلہ دے دیتے ہیں اُس کے بعد جو کچھ آپ اُن کے ساتھ کرتے ہیں وہ بھی پوری قوم دیکھ رہی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ منشاء گروپ (ن) لیگ کا investor ہے اور اسی وجہ سے اس کی فیکٹری کو یہ ٹھیکہ دیا گیا ہے میں یہ بات کھلے لفظوں میں کہہ رہا ہوں۔ اس یونیفارم کی تبدیلی سے پولیس کی پرفارمنس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے ہر سال پیسے رکھے جاتے ہیں، ٹھیک ہے رکھے جاتے ہیں لیکن پولیس کا ہر سپاہی، پولیس کا ہر فرد اپنے پیسوں سے وردی خریدتا ہے اور اپنے پیسوں سے سلواتا ہے۔ یہ تو آپ لوگوں نے اسے کسی نہ کسی طریقے سے نوازنا تھا، وہ آپ نے

نوازا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب نہیں دے پا رہے ہیں اور میرا سوال اپنی جگہ پر ہی ہے اس لئے یہ اپنا جواب technically in writing دیں کہ کن وجوہات کی بنا پر پارٹیوں کو reject کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ عباسی صاحب پوچھنا کیا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ سوال کو چھوڑیں ان کے جوش کو دیکھیں کہ وہ کس طریقے سے جوش دکھاتے ہیں۔ آپ ان کا جواب اچھے طریقے سے دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے تو ساری باتیں اپنے معزز ممبر کو بتا دیں میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ پنجاب پولیس کی وردیوں کے لئے بذریعہ اشتہار pre-qualification کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ اس میں چھ فرموں نے حصہ لیا، دو فرموں نے qualify کیا، اس میں جو سب سے کم بولی تھی وہ نشاط ملز کی تھی جس کو یہ bid دی گئی اور پھر اُس سے وردیاں سلوائی گئیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی عباسی صاحب کا ہی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9274 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی تھانہ ائرپورٹ کی نئی بلڈنگ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9274: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ ائرپورٹ راولپنڈی کی بلڈنگ انتہائی بوسیدہ حالت میں ہے اور ملازمین کے رہنے کے لئے خطرناک ہے؟

(ب) کیا حکومت اس تھانہ کی نئی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) تھانہ ائرپورٹ چکلالہ گیریژن کے اندر محکمہ پولیس کی ملکیتی جگہ 6 کنال 10 مرلہ پر تعمیر ہوا جو کہ صوبائی حکومت کے حکم پر مورخہ 01.01.1989 کو تھانہ ائرپورٹ کی بلڈنگ چکلالہ گیریژن سے خالی کروالی گئی اور اس کے متبادل ڈرائی پورٹ محکمہ ریلوے کی لیز شدہ جگہ پر تھانہ ائرپورٹ کو شفٹ کر دیا گیا۔ تھانہ ائرپورٹ کی موجودہ بلڈنگ بوسیدہ ریلوے کوارٹرز پر مشتمل ہے۔ محکمہ ریلوے نے لیز ختم کر کے کوارٹرز خالی کرنے کا نوٹس جاری کر رکھا ہے جو کہ دوبارہ لیز حاصل کرنے کے لئے محکمہ ریلوے کو لیٹر جاری کیا گیا ہے۔

(ب) تھانہ ائرپورٹ کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کر کے نئی بلڈنگ تعمیر کرنا انتہائی ضروری ہے اور جگہ کے حصول کی کوشش ہو رہی ہے ٹینڈر دستیاب ہونے پر بلڈنگ بنا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال تھانہ ائرپورٹ راولپنڈی کے بارے میں ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ تھانہ ائرپورٹ کی مناسب جگہ کا انتخاب کر کے نئی بلڈنگ تعمیر کرنا انتہائی ضروری ہے اور جگہ کے حصول کے لئے کوشش کی جا رہی ہے ٹینڈر دستیاب ہونے پر بلڈنگ بنا دی جائے گی۔ 1989-01-01 کو تھانے والوں کو نکالا گیا اور ان کو ریلوے کوارٹرز میں جگہ دی گئی۔ اگر وہاں دس منٹ بارش ہو جائے تو حوالاتیوں سمیت پولیس والوں کو بھاگنا پڑتا ہے۔ دس منٹ کی بارش سے کم از کم تین تین فٹ پانی تھانے میں چلا جاتا ہے۔ اس وقت تھانے کی حالت یہ ہے کہ وہاں بندے کو اندر جانے سے ڈر لگتا ہے۔ میرے خیال میں وہ کوارٹر پاکستان بننے سے پہلے کے ہیں۔ یہ تھانہ انتہائی بُری حالت میں ہے اور میں یہاں ان چار سالوں میں چوتھی بار اس تھانے کے بارے میں پوائنٹ اٹھا رہا ہوں۔ وہ تھانہ پولیس والوں، حوالاتیوں اور جو درخواست گزار آتے ہیں ان سب کی زندگیوں کے لئے خطرہ ہے۔ اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کب بنائیں گے کیونکہ 1989 سے اب 2017 آ گیا ہے۔ یہ کوئی پچاس سال کا پلان تو نہیں ہے۔ اس تھانے کو کسی پرائیویٹ جگہ پر شفٹ کر دیں تاکہ انسانوں کی زندگیوں کو جو خطرہ ہے وہ دور ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست بالکل درست فرما رہے ہیں وہ تھانہ واقعی بوسیدہ جگہ پر ہے۔ یہ پہلے گیر ژن میں تھا وہاں سے نکال کر ریلوے کوارٹروں میں شفٹ کیا گیا اس کی لیز بھی ختم ہو گئی ہے اور ریلوے نے بھی ان کو نوٹس دے دیا ہے۔ اس سلسلے میں مناسب جگہ ڈھونڈی جا رہی ہے، فنڈز کے حصول کے لئے بھی تحرک کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہاں بڑی بڑی بلڈنگیں موجود ہیں، کروڑوں روپے لگا کر نیا سی پی او آفس اور دیگر آفس بن رہے ہیں تو تھانے کے لئے کیوں جگہ نہیں رکھی جا رہی ہے؟ جس طرح معزز پارلیمانی سیکرٹری بتا رہے ہیں مجھے ان کی طرف سے کوئی یقین دہانی نظر نہیں آتی۔ اگر یہ تھوڑی سی کوشش کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے کیونکہ بلڈنگیں موجود ہیں، پولیس لائن میں ابھی سی پی او اور باقی افسران منتقل ہوئے ہیں اس کے ساتھ جو بلڈنگیں بن رہی ہیں وہاں بہت زیادہ جگہ خالی ہے۔ اگر یہ کوشش کریں اور ان لوگوں کے ساتھ تھوڑی سی ہمدردی کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ یہ مسئلہ بالکل genuine ہے ہم اس میں کوئی سیاست نہیں کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جی، بالکل ہم کریں گے۔ وہ تھانہ جو اس وقت کام کر رہا ہے وہاں سے بھی نوٹس مل گیا ہے اب تھانہ کسی نہ کسی جگہ بننا ہے اور اس سلسلے میں بالکل کوشش ہو رہی ہے۔ میں انہیں یہ کہوں گا کہ یہ مطمئن رہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس معاملہ میں ان کے ساتھ coordinate کریں کیونکہ یہ مشترکہ معاملہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد یہ کام کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! جب آپ ایوان میں نہیں تھے تو آپ کے سوال نمبر 8301 کو pending کیا تھا اب ہم اس سوال کو take up کرتے ہیں۔ ویسے یہاں سیکرٹری صاحب بھی آ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8301 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8301: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر کب شروع ہوئی۔اس کا تخمینہ لاگت بتائیں اس پر کب کام شروع ہوا ہے اور کب تک مکمل ہو گا؟

(ب) کیا اس پر کام بروقت مکمل ہو جائے گا۔اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) یہ کام کس کی نگرانی میں کس ٹھیکیدار کے ذریعے مکمل کروایا جارہا ہے؟

(د) اس پر کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت یہ منصوبہ جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر مورخہ 15.05.2009 کو شروع ہوئی اس کا تخمینہ لاگت 51.666 ملین روپے تھا اور اس کی تعمیر 24 مہینوں میں مکمل ہونی تھی۔

(ب) مورخہ 15.05.2009 کو کام شروع ہونے کے بعد مالی سال 2011/12، 2012/13، 2013/14، 2014/15 میں یہ کام unfunded سکیم ہونے کی وجہ سے روک دیا گیا۔ تاحال کام بند ہے۔

(ج) یہ کام صوبائی محکمہ بلڈنگ گجرات کی زیرِ نگرانی بذریعہ MS سید کنسٹرکشن کمپنی گجرات کروایا جارہا تھا۔

(د) چونکہ یہ سکیم unfunded ہو چکی تھی جس کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا اور موجودہ مالی سال 2016-17 میں بھی یہ سکیم ADP میں ابھی تک unfunded ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس کی تعمیر مورخہ 15-05-2009 کو شروع ہوئی، اس کا تخمینہ لاگت 51.666 ملین روپے تھا اور اس کی تعمیر 24 مہینوں میں مکمل ہونی تھی۔ اس وقت یہ کام بند ہے اور آج تک بند ہے۔ ڈسٹرکٹ پولیس کے آفیسر یا جو لوگ وہاں جاتے ہیں ان کے لئے بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ کوئی کام صحیح طریقے سے چل رہا ہے۔ وہاں بہت بُرا حال ہے اور بارش کی وجہ سے ضلع کی پولیس جام ہو کر رہ جاتی ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ انہوں نے جز (ج) میں یہ کہا ہے کہ یہ کام صوبائی محکمہ بلڈنگ گجرات کی زیر نگرانی بذریعہ میسرز سید کنسٹرکشن کمپنی گجرات کروایا جا رہا تھا۔ میرا سب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ منصوبہ جو 51.666 ملین میں دو سال میں مکمل ہونا تھا اب یہ کتنے میں مکمل ہو گا اور کب مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ منصوبہ کتنے میں مکمل ہو گا اور کب مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں latest صورتحال یہ ہے کہ پہلے یہ منصوبہ شروع ہوا تھا تو یہ unfunded ہو گیا۔ اب اس ADP میں منصوبہ شامل ہے، اس کا rough cost estimate تیار ہو چکا ہے اور یہ process ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں اگلے ماہ یہ tendering میں چلا جائے گا، انشاءاللہ بہت جلد یہ complete ہو گا اور میاں صاحب اس سے بخوبی واقف ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) میں تو لکھا ہوا ہے کہ چونکہ یہ سکیم unfunded ہو چکی تھی جس کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا اور موجودہ مالی سال 17-2016 میں بھی یہ سکیم ADP میں ابھی تک unfunded ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ذرا بتائیں کہ وہ اس کی کیسے وضاحت کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کیونکہ یہ پرانا سوال چلا آ رہا ہے اور جب یہ جواب آیا تھا تو اس وقت یہی پوزیشن تھی۔ اب اسی بجٹ کے ADP میں میاں صاحب نے شامل کروایا ہے۔ اس وقت کی latest صورتحال میں نے معلوم کی ہے کہ rough cost estimate سارا process ہو رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اب اس پر کتنے پیسے خرچ ہوں گے، یہ جو 51 ملین کا منصوبہ تھا تو اب یہ کتنے پیسوں میں مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ نے کتنے پیسے رکھے ہوئے ہیں، اس کے ضرورت کے مطابق ہیں اور کیا یہ منصوبہ اس میں مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جتنے ضرورت ہیں اتنے پیسے موجود ہیں، اس سال کے 20 ملین روپے ہیں اور ٹوٹل شاید 89 ملین روپے کی rough cost ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال کرنے کا مقصد، دو باتیں سامنے ہیں، ایک تو یہ کہ 51 ملین روپے والا منصوبہ اب کتنے پر پہنچ گیا تو یہ کس کی لاپروائی ہے؟ اب انہیں یہ پتا نہیں کہ اب اس پر کتنا پیسا خرچہ آگے ہوگا اور یہ کب مکمل ہو گا؟ یہ انتہائی اہمیت کا ایک ادارہ ہے جس میں غریب آدمی اپنی عرضی لے کر جائے تو اس کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ہے اور وہ گیٹ سے باہر کھڑا ہوتا ہے۔ اب یہ بتائیں کہ اس پر کتنے پیسے خرچ ہوں گے اور یہ کب مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ 87.16 ملین روپے کا منصوبہ ہے اور اس سال کے لئے 20 ملین روپے کی allocation ہے اور یہ دو سال میں مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8347 بھی آپ کا ہے کیونکہ آپ نے پہلے سوال نمبر بول دیا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8347 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں تھانہ جات اور چوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8347: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پنجاب پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں عہدہ، گریڈ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس ضلع میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کتنے مزید ملازمین / نفری کی ضرورت ہے اس کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) اس وقت اس ضلع کی پولیس کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور کون کون سی مشینری ہے؟
(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں پنجاب پولیس کی تمام ضروریات پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، سات ڈی ایس پیز، ایک ڈی ایس پی لیگل، 27 انسپکٹر، 129 سب انسپکٹر، 225 اے ایس آئی، 450 ہیڈ کانسٹیبل اور 3435 کانسٹیبل تعینات ہیں جبکہ خواتین پولیس ملازمین میں چار سب انسپکٹر ایک اے ایس آئی، چھ ہیڈ کانسٹیبل اور 62 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔

(ب) ضلع گجرات میں کل 22 تھانہ جات اور 27 چوکیات قائم ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں دو ایس پی صاحبان، ایک ڈی ایس پی لیگل، 6 چھ انسپکٹر لیگل، 17 انسپکٹر، 50 پچاس سب انسپکٹر، 6 اے ایس آئی، 24 ہیڈ کانسٹیبل اور 346 کانسٹیبل کی کمی ہے۔

(د) ضلع گجرات پولیس کے پاس کل 132 چھوٹی بڑی سرکاری گاڑیاں، 222 موٹر سائیکل اور دو کشتیاں موجود ہیں۔

(ہ) حکومت ضلع ہذا میں پنجاب پولیس کی تمام ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کون سے جز پر ضمنی سوال کریں گے؟

میاں طارق محمود: انہوں نے سوال کے جواب میں کہا کہ اس وقت ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، سات ڈی ایس پیز، ایک ڈی ایس پی لیگل، ستائیس انسپکٹر، تو یہ ایس ایس پی کی ایک اسامی ہے یا دو اسامیاں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایس ایس پی کی؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں، ایس پی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میاں طارق صاحب ذرا دوبارہ سوال دوہرا دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے لئے ذرا آسانی پیدا کر دیتا ہوں کہ اس میں دو ایس پی کی اسامیاں ہیں اور ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کی اسامی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جو دو اسامیاں ہیں ان میں سے ایک اسامی ایس پی انوسٹی گیشن کی ہے اور وہ ایس پی انوسٹی گیشن تعینات ہیں اور جو دوسری ایس پی کی اسامی ہے یہ کب سے خالی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ تو میں نہیں بتا سکتا کہ کب سے خالی ہے اور نہ ہی اس کے سوال میں اس طرح کی کوئی انفارمیشن مانگی گئی تھی۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ ضلع گجرات میں تعینات کتنے ملازم ہیں اور کب سے خالی ہے تو یہ میرے علم میں نہیں ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو یہی ہوتا ہے کہ جب میں نے یہ پوچھ لیا کہ ضلع گجرات میں پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، عہدہ گریڈ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: آپ نے جہاں اتنا لکھا ہے اور انہوں نے اتنا بتا دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو یہی ہوتا ہے ناں کہ اس کی تفصیل میں جایا جائے۔ یہ کہہ دیں تو میں ضمنی سوال نہیں کرتا لیکن اب یہ بتا دیں کہ اب ان کا کوئی ارادہ ہے کہ جو ایس پی کی اسامیاں ہیں انہیں پُر کریں کیونکہ ضلع میں کرائم کی یہ صورتحال ہے تو ایک پوسٹ کتنے عرصے سے خالی ہے۔ یہ نہیں بتا سکتے تو اسی وجہ سے آگے بات چلے گی کیونکہ وہ پوسٹ اتنے عرصے سے خالی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک ایس پی انوسٹی گیشن بھی ہے تو دوسرا پوسٹ کا بتا دیں کہ وہ کب تک پُر کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان شاءاللہ بہت جلد یہ خالی اسامی پُر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ بہت جلد اس کو fill کر دیا جائے گا اگر وہ اسامی خالی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ذرا الف (جز) کو دیکھیں کہ ضلع گجرات پنجاب پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں عہدہ، گریڈوار تفصیل فراہم کی جائے؟ اور نیچے الف (جز) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، سات ڈی ایس پیز، ایک ڈی ایس پی لیگل، ستائیس انسپکٹر، 129 سب انسپکٹر، 225 اے ایس آئی، 450 ہیڈ کانسٹیبل اور 3435 کانسٹیبل تعینات ہیں جبکہ خواتین پولیس ملازمین میں چار سب انسپکٹر ایک اے ایس آئی، چھ ہیڈ کانسٹیبل اور 62 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔ یہ ایس پی کی پوسٹیں لے گئے ہیں تو یہ جواب ٹھیک ہے؟ اگر آپ اس کو کہتے ہیں کہ جواب ٹھیک ہے تو ہم مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو یہ بتا دیں کہ ان کی پوسٹیں sanction ہیں یا نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل sanction ہیں، ہر ضلع میں ہیں---

جناب سپیکر: لیکن آپ نے اس جواب میں نہیں لکھا تب وہ آپ پوچھ رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے گزارش کی تھی کہ اگر ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوتا تو اسے پتا چل جاتا کہ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اس کو آپ خود دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا ہے کہ ضلع گجرات پولیس میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، عہدہ گریڈوار تفصیل فراہم کریں؟ اگر کسی ضلع میں کوئی ایس پی نہیں ہے، آپ نے جو پوچھا تھا کہ اس وقت وہاں پر موجودہ کتنے ملازمین ہیں تو ان کی ساری تفصیل دے دی گئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! ایس پی انوسٹی گیشن وہاں موجود ہے اور ایس ایس پی بھی ہیں وہ باہر کورس پر گئے ہوئے ہیں اور ان کا چارج ایس پی کرائم گوجرانوالہ کے پاس ہے اس میں ایک ایس پی موجود ہیں لیکن اس کا اس میں کہیں ذکر نہیں ہے تو مہربانی کر کے اس کی clarification دے دیں؟

جناب سپیکر: چلیں! وہ بھی آ جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس جواب کو آپ خود دیکھ لیں، یہ جواب غلط ہے، اس سوال کو pending کریں اور صحیح جواب لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، غلط نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں، ذرا جز (الف) دیکھ تو لیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے خود لکھا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھیں تو سہی ناں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے دیکھ لیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر دو ایس پی کی سیٹیں یہ نہیں بتاتے تو پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، جز (ج) میں دیکھ لیں ناں اس میں لکھا تو ہے۔ آپ جز (ج) پڑھ لیں ناں، آپ مطمئن ہو جائیں، مہربانی کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اچھا جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب غلط ہے لیکن آپ نے کہا ہے تو اس لئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا، میں نے کہا ہے کہ دو ایس پی صاحبان ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ آپ کے سامنے ہے، اب سیکرٹری صاحب بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل صحیح کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے یہ سارے کا سارا غلط ہے۔ اب آپ کی مرضی کیونکہ فیصلہ تو سپیکر صاحب نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8870 ہے اس کے بارے میں آپ جو سوال کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں قتل، اغواء برائے تاوان
کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*8870: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گجرات میں اغواء برائے تاوان اور قتل کے جو مقدمہ جات درج ہوئے ان کی تفصیل تھانہ وار بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور کتنے مقدمہ جات کے چالان ابھی تک مکمل نہیں کئے گئے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان مفرور ہیں ان مقدمہ جات کے نمبر تھانہ جات اور نام ملزمان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے مقدمہ جات کے فیصلے ہو چکے ہیں، کتنے ملزمان کو سزا اور کتنے بری ہوئے ہیں؟

(ہ) جو ملزمان مفرور ہیں ان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گجرات میں قتل اور اغواء برائے تاوان کے درج شدہ مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات میں سے 114 مقدمات کے مکمل چالان 19 مقدمات کی رپورٹ اخراج، 32 مقدمات کی رپورٹ عدم پتا، 60 مقدمات کے نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور 35 مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے 6 مقدمات میں سے تین مقدمات کا چالان، ایک مقدمہ کی اخراج رپورٹ اور ایک مقدمہ کا نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کیا گیا ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

(ج) 60 مقدمات کے ملزمان مفرور ہیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 36مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں ایک ملزم جبکہ 71ملزمان بری ہو چکے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے دو مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں اور دو ملزمان عدالت ہائے سے بری ہو چکے ہیں۔

(ہ)

1. تھانہ کی سطح پر ان مقدمات کے مجرمان اشتہاریوں کے مدعیوں کے ساتھ باقاعدگی سے میٹنگز کی جارہی ہیں۔
2. مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے ضلع، سرکل اور تھانہ وار سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔
3. ان مجرمان اشتہاریوں کے خلاف 88ض ف کی کارروائی کی جارہی ہے۔
4. 216ت پ کے مقدمات کا اندراج کیا جارہا ہے۔
5. بیرون ملک فرار مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ جاری کروائے جارہے ہیں۔
6. انٹرپول کے ذریعے ان کی گرفتاری کا تحرک کیا جارہا ہے۔
7. پرائیویٹ سورس و مخبر قائم کئے گئے ہیں۔
8. اشتہاری مجرمان کے بنک اکاؤنٹس کے بارے میں مکمل معلومات لی جارہی ہیں اور بنک حکام سے مسلسل رابطہ رکھا جارہا ہے۔
9. تھانہ کے نوٹس بورڈ اور دیگر اہم جگہوں / دفاتر میں نمایاں مقامات پر اشتہاریوں کی تصاویر ان کے مکمل کوائف کے ساتھ انفارمیشن کے حصول کے لئے چسپاں کی گئی ہیں۔
10. لوکل پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہاریوں کی تصاویر ان کے مکمل کوائف کی بار بار تشہیر انفارمیشن کے حصول کے لئے کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں اس کے کون سے جز پر جاؤں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا کہ (الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گجرات میں قتل اور اغواء برائے تاوان کے درج شدہ مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (ب) ان مقدمات میں سے 114 مقدمات کے مکمل چالان 19 مقدمات کی

رپورٹ اخراج، 32 مقدمات کی رپورٹ عدم پتا، 60 مقدمات کے نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور 35 مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے چھ مقدمات میں سے تین مقدمات کا چالان، ایک مقدمہ کی اخراج رپورٹ اور ایک مقدمہ کا نامکمل چالان عدالتوں میں پیش کیا گیا ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے۔ (ج) 60 مقدمات کے ملزمان مفرور ہیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (د) 36 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں ایک ملزم جبکہ 71 ملزمان بری ہو چکے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کے دو مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں اور چھ ملزمان عدالت ہائے سے بری ہو چکے ہیں۔ اب 36 مقدمات میں ایک ملزم کو سزا ملتی ہے اور باقی سارے بری ہو جاتے ہیں۔ یہ جو انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، عدالتوں کا کام تو یہ نہیں کرتے یہ تو اپنی کارروائی کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پولیس افسران جب عدالتوں میں جاتے ہیں تو ملزمان سے مل جاتے ہیں اور اپنی شہادتوں سے بیٹھ جاتے ہیں جس کی وجہ سے ملزمان کو فائدہ ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ بات میں تو نہیں مانتا بہر حال وہ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ تو میرے فاضل ممبر قیاس پر بات کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ثبوت نہیں ہے، فرض کریں کہ راضی نامہ ہو جاتا ہے تو 36 میں سے 36 ہی بری ہو سکتے ہیں۔ یہ تو قیاس کی بات ہے کہ پولیس افسران اگر مل جاتے ہیں، جو فیصلے ہوں، یہ تو عدالتوں کا کام ہے، ہمارا کام جو تھا، ہم نے کیا، جو عدالتوں کا کام ہے وہ کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ لاء اینڈ آرڈر کی بہت بڑی کمزوری ہے جو بات میں نے اٹھائی ہے اور یہ اس لئے میں نے اٹھائی ہے، سوال یہ ہے کہ:

"کیا پولیس افسران وہاں جا کر پر اپنی شہادتیں بدلتے ہیں؟"

جناب سپیکر! اس وجہ سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بڑا اثر پڑتا ہے اور جو لوگ شہادتیں بدلتے ہیں کیا ان کو کوئی سزائیں دی جاتی ہیں، کوئی ایسا mechanism ہے کہ جس کی وجہ سے پولیس اپنا

کوئی کیس بنا کر بھیجے اور بھیجنے کے بعد جو پولیس افسران اس میں کوتاہی کریں تو کیا ان کی جانچ پڑتال کا کوئی طریق کار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل، ایک تو متعلقہ عدالت ہی ایسا کرتی ہے کہ اگر کوئی گواہ منحرف ہو تو اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور اگر کوئی سرکاری ملازم اپنی تفتیش کے خلاف عدالت میں منحرف ہوتا ہے تو محکمہ اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کرتا ہے اور پورا mechanism موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد میں تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*8338: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں کل کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کہاں ہیں؟

(ب) جن تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کرایہ پر ہیں ان کے نام اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے عمارات کرایہ پر لینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات جو کہ کرایہ پر ہیں کی تعمیر و مرمت پر سال 2010 سے آج تک سالانہ کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی، تفصیل تھانہ اور چوکی وار بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں کل 41 تھانہ جات، پانچ مستقل چوکیاں اور 28 عارضی چوکیاں ہیں

(ب) تھانہ منصورہ آباد، نشاط آباد، مدینہ ٹاون، اور چوکی چک جھمرہ کی عمارات کرایہ پر ہیں۔ ماہانہ کرایہ کی تفصیل ذیل ہے:

منصورہ آباد	22000/-	نشاط آباد	30000/-
مدینہ ٹاؤن	9375/-	چوکی چک جھمرہ	1501/-

(ج) تھانہ نشاط آباد کی عمارت زیر تعمیر ہے، جبکہ تھانہ منصورہ آباد، مدینہ ٹاؤن، چوکی چک جھمرہ کی عمارات کے لئے سرکاری جگہ موجود نہ ہے۔

(د) سال 2010 سے آج تک کسی کرایہ کی عمارت پر سرکاری خزانہ سے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

صوبہ ہذا میں آئی جی پنجاب کے ماتحت ملازمین کی تعداد اور مینارٹی کے کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8801: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ پولیس پنجاب میں مینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کے مطابق ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت محکمہ پولیس میں جو منیارٹی کی اسامیاں خالی ہیں ان پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! محکمہ پولیس پنجاب میں مینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کے مطابق ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! خالی رہ جانے والی اسامیاں بشمول نئی اسامیوں کو رولز کے مطابق نئی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا جاتا ہے جس میں اقلیتی برادری کا کوٹا مختص رہتا ہے

سرگودھا میں پولیس بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8875: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا محکمہ پولیس میں سال 2015-16 میں بھرتیاں ہوئیں ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو منتخب شدہ افراد کی فہرست ان کے حاصل کردہ این ٹی ایس نمبروں کی تفصیل مہیا فرمائی جائے ؟

(ج) میرٹ کے تعین کا طریق کار کیا تھا کیا اس پر مکمل عملدرآمد کیا گیا ہے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پولیس ضلع سرگودھا میں سال 2016-17 میں بھرتی کانسٹیبلان / لیڈی کانسٹیبلان کی گئی ہے۔

(ب) منتخب شدہ افراد کی فہرست ان کے حاصل کردہ این ٹی ایس نمبروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جملہ امیدواران کا تحریری امتحان بذریعہ این ٹی ایس لیا گیا جناب انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب، لاہور کی طرف سے ریکروٹمنٹ بورڈ تشکیل دیا گیا جس کے سربراہ ڈی آئی جی رینک کے افسر تھے۔ این ٹی ایس میں حاصل کردہ نمبروں کے مطابق آرڈر آف میرٹ تشکیل دے کر انٹرویو لیا گیا اور فائنل سلیکشن عمل میں لائی گئی مزید برآں پنجاب پولیس کی محکمانہ پالیسی کے مطابق پولیس ملازمین کے بچوں کو فیملی کلیم کے نمبر دیئے گئے اور میرٹ پر مکمل عملدرآمد کیا گیا۔

پنجاب پولیس اور محکمہ داخلہ میں منیارٹی کے کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8910: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس اور محکمہ داخلہ کے ماتحت تمام اداروں میں منیارٹی کے لئے مختص کردہ پانچ فیصد کوٹا کے تحت بھرتی ہوتی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منیارٹی کے لئے مختص کردہ سیٹوں پر بھرتی کے لئے جنرل بھرتی کے ساتھ ہی ٹیسٹ، دوڑاور دیگر فارملٹی پوری کی جاتی ہیں جبکہ منیارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد اسامیوں کے لئے ٹیسٹ، دوڑ اور دیگر فارملٹی کا پراسیس علیحدہ سے ہونا چاہئے؟

(ج) کیا حکومت اس بابت عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ پنجاب پولیس میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹا کے تحت بھرتی ہوتی ہے۔

(ب) اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں کو پُر کرنے کے لئے تمام فارمیلٹیز جیسا کہ دوڑ، ٹیسٹ، جسمانی پیائش وغیرہ جنرل بھرتی کے لئے ساتھ ہی پوری کی جاتی ہیں۔

(ج) حکومت مینارٹی کی نشتوں کو پُر کرنے کے لئے تمام پراسیس جنرل بھرتی کے مطابق کرتی ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ قانون کے مطابق اقلیتوں کے لئے مخصوص نشتوں پر بھرتی کے تمام مراحل علیحدہ نہیں ہوسکتے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

اسلحہ لائسنس پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

1606: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر کب سے پابندی لگائی ہے؟

(ب) کیا حکومت اسلحہ لائسنس پر پابندی اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ داخلہ نے نئے انفرادی لائسنس کے اجراء پر نومبر 2013 سے پابندی عائد کی ہوئی ہے جو کہ آج تک نافذ العمل ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب نے نیشنل ایکشن پلان کے تحت نادرا کے اشتراک سے اسلحہ لائسنس کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عمل شروع کیا ہوا ہے جس کا مقصد جعلی اسلحہ لائسنس کے اجراء کو روکنا اور اس میں ملوث افراد کی نشاندہی اور ان کے خلاف کارروائی کو یقینی بنانا ہے تاکہ شہریوں کو پرامن اور خوف سے عاری ماحول فراہم کیا جاسکے۔ یہ منصوبہ ابھی جاری ہے جو کہ جلد ہی مکمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پس منصوبہ کی تکمیل تک نئے لائسنس جاری کرنے کا حکومت کا ارادہ نہیں ہے۔

گجرات: پرانے ڈی پی او آفس کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1682: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرانا ڈی پی او آفس گجرات میں بارشوں کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آنے والے سائلیان کے لئے بہت مشکل ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ج) اس رقم کا کیا بنا اور اس دفتر کی بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

الف) جی ہاں! یہ درست ہے

(ب) نہیں اس کی مرمت کے لئے کوئی بھی فنڈ مختص نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ایضًا

لاہور: شفیق آباد اور ڈیرہ مہر سراج کے رہائشی جرائم پیشہ افراد کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

1724: میاں طارق محمود: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا صاحب دربار لاہور کی backسائیڈ کی آبادیاں شفیق آباد اور ڈیرہ مہر سراج ریٹی گن روڈ لاہور میں افغانی باشندے آباد ہیں؟

(ب) اگر متعلقہ تھانہ میں ان افغان باشندوں کا ڈیٹا ہے تو ان کی مکمل تفصیلات ایوان میں فراہم کی گئیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان آبادیوں میں جو افغان باشندے رہائش پذیر ہے ان کی اکثریت جرائم پیشہ ہیں جو کہ قتل اور ڈکیتی کے بعد افغانستان فرار ہو جاتے ہیں؟

(د) کیا حکومت متعلقہ تھانہ ان آبادیوں میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف آپریشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) داتا دربار کے عقب پر ڈیرہ مہر سراج اور ارد گرد کوئی باشندہ رہائش پذیر نہ ہے

(ب) کوئی افغان باشندہ رہائش پذیر نہ ہے۔

(ج) کوئی افغان باشندہ رہائش پذیر نہ ہے تاہم ان بستیوں میں رہائش پذیر لوگوں کی نگرانی جاری ہے، جرائم میں ملوث لوگوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

(د) ڈویژن ہذا میں مسلسل سرچ آپریشن اور کریک ڈاون کئے جارہے ہیں۔

لاہور پولیس سٹیشن ستوکتلہ میں ڈکیتی، اغواء اور چوری سے متعلقہ تفصیلات

1787: میاں طارق محمود: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولیس سٹیشن ستوکتلہ تحصیل و ضلع لاہور سال یکم جنوری 2016 تا 28۔ فروری 2017 چوری ،ڈکیتی، اور اغواء کی وارداتیں ہوئیں، کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں اور کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2017 میں مذکورہ تھانے میں بجرم 380/451 کی بے شمار وارداتیں ہوئیں اگر ہاں تو کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں اور کتنے لوگوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی، تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقدمہ نمبر 130/17 کی ایف آئی آر بجرم 380/457 درج ہوئی آج تک کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنی برآمدگی ہوئی تفصیل بیان کریں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مقدمے کے ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے اور چوری کیا ہوا سامان واپس دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اسمبلی سوال ہذا کی بابت مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے جو ذیل ہے:

نمبر شمار	تھانہ	نوعیت	کل مقدمات	تعداد ملزمان گرفتار
1	ستوکتلہ	ڈکیتی	1	3
2	ستوکتلہ	چوری	226	158
3	ستوکتلہ	اغواء	40	32

(ب)

نمبر شمار	تھانہ	نوعیت	کل مقدمات	کل ملزمان
1	ستوکتلہ	بجرم 380/457 ت پ	7	2

(ج)

نمبر شمار	تھانہ	نوعیت	تعداد ملزمان گرفتار	تفصیل برآمدگی
1	ستوکتلہ	بجرم 380/457 ت پ	نامعلوم ملزمان کی تلاش جاری ہے۔	--

(د) مقدمات مندرجہ بالا میں ملزمان کی گرفتاری اور مال مسروقہ کی برآمدگی کے لئے تمام ترکاوشوں کو بروئے کار لایا جارہا ہے۔

ڈسکہ شہر میں سرکاری بنک کے سامنے ٹریفک کے مسائل سے متعلقہ تفصیلات

1790: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسکہ شہر میں سرکاری بنک اور پرائیویٹ بنک سڑکوں کے اوپر واقع ہیں اور ان تمام برانچز کے باہر بے ترتیب گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں کھڑی کی جاتی ہیں جس سے ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان بنک برانچز کے مینجرز کو اس بات کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ یہ پرائیویٹ گارڈز کا بندوبست کریں تاکہ ٹریفک کا مسئلہ پیدا نہ ہو؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ سٹی ایریا یا ڈسکہ میں 27عدد سرکاری و غیر سرکاری بنک ہیں جو بر لب سڑک واقع ہیں کسی بھی بنک کی اپنی پارکنگ نہ ہے تمام بنک روڈ پر پارکنگ کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں دشواری پیش آتی ہے لہٰذا بنک کے مینجرز صاحبان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی پارکنگ کا بندوبست کریں۔

(ب) بنک کے مینجر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ گارڈز کا بندوبست بھی کریں تاکہ ٹریفک کا مسئلہ نہ ہو۔

شیخوپورہ: تھانہ فیروزوالا کے ملازمین اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1793: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ فیروزوالا (شیخوپورہ) میں کون کون سے ملازم تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس تھانہ میں یکم جنوری 2017 سے آج تک کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ہیں ان کے نمبر مع جن دفعات کے تحت درج ہوئے ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے خلاف شکایات آئی جی پنجاب / ڈی پی او متعلقہ کو موصول ہوئی ہیں کہ یہ مقدمہ جات جھوٹے اور پولیس ملازمین تھانہ ہذا کی وجہ سے درج ہوئے ہیں ان کے نمبر اور ان کے ملزمان کے نام بتائیں؟

(د) کیا ان جھوٹے درج ہونے والے مقدمہ جات کی تحقیقات کسی اعلیٰ افسر سے کروائی گئی تھیں یا متعلقہ تھانہ کے اے ایس آئی / سب انسپکٹر سے کروائی گئی؟

(ہ) کیا حکومت ان مقدمہ جات کی تحقیقات دوبارہ کسی ایماندار آفیسر سے کروانے اور جعلی / جھوٹے مقدمہ جات درج کرنے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں تعینات پولیس ملازمان کی مفصل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) تھانہ فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں مذکورہ عرصہ کے دوران درج ہونے والے مقدمات کی مفصل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) تھانہ ہذا میں کسی پولیس ملازم کی ایماء پر کوئی جھوٹا مقدمہ درج ہوا ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں آئی جی صاحب پنجاب اور دفتر ہذا میں کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(د) تھانہ ہذا میں ایسا کوئی جھوٹا مقدمہ درج ہوا ہے اور نہ ہی اس کی تحقیقات افسران بالا نے کروائی ہے۔

(ہ) تھانہ ہذا میں پولیس ملازمین کے ایماء پر کوئی جھوٹا مقدمہ درج نہ ہوا ہے تاہم اگر کوئی پولیس ملازم اس سلسلہ میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ محکمانہ اور فوجداری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور تھانہ مغلپورہ میں ملازمین کی تعداد اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1833: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مغلپورہ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنے ملازمین عرصہ دراز سے اسی تھانہ میں تعینات ہیں نام، عہدہ گریڈ اور مدت تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہذا میں تعینات اکثر ملازمین ایسے ہیں جو تھانہ کی حدود کا ڈومیسائل رکھتے ہیں اور مستقل رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس تھانہ میں عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بروئے رپورٹ مقامی پولیس تھانہ مغل پورہ میں اس وقت شعبہ آپریشن میں 66 افسران و ملازمان تعینات ہیں جن کا گوشوارہ ذیل ہے۔

SI/5, ASI/7, HC/13, FC/41, Total /66

علاوہ ازیں تھانہ ہذا میں تعینات تمام افسران و ملازمان کی حتمی فہرست علیحدہ مرتب کر کے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) بروئے رپورٹ مقامی پولیس تھانہ ہذا میں کوئی افسر یا ملازم علاقہ تھانہ ہذا کا سکونتی نہ ہے۔

(ج) متعلقہ سینئر افسران

لاہور جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ میں ٹریفک وارڈن کی ڈیوٹی سے متعلقہ تفصیلات

1834: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ لاہور میں اس وقت کتنے وارڈنز کس کس جگہ پر کن کن اوقات میں ڈیوٹی کرتے ہیں؟

(ب) ٹریفک وارڈنز کو دوران ڈیوٹی چیک کرنے کا اختیار کس آفیسر کے پاس ہے اور وہ اپنے اختیارات کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2015 سے آج تک ان علاقہ جات میں تعینات ٹریفک وارڈنز کے خلاف درخواستیں یا شکایات وصول ہوئیں اور ان پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اسمبلی سوال متذکرہ موصول ہونے پر معاملہ ہذا کا بغور جائزہ لیا گیا اور اس سلسلہ میں سینئر ٹریفک آفیسر، سٹی ڈویژن لاہور سے مفصل رپورٹ طلب کی گئی جس کے مطابق جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ لاہور میں اس وقت کتنے وارڈنز کس کس جگہ پر کن کن اوقات میں ڈیوٹی کرتے ہیں کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ تفصیل ڈیوٹی جی ٹی روڈ لاہور

نمبر شمار	نام پوائنٹ	1st شفٹ 6/30 بجے صبح تا 3 بجے دن	2nd شفٹ 2/30 بجے دن تا 11/30 بجے رات	3rd شفٹ 11 بجے رات تا 7 بجے صبح
1۔	داروغہ والا	01TW	01TW	01TW
2۔	سکھ نہر چوک	01TW	01TW	01TW
3۔	شالیمار چوک	01TW	01TW	01TW
4۔	گھاس منڈی	01TW	01TW	01TW
5۔	گھاس منڈی تا قائداعظم انٹرچینج	01PO	01PO	01PO

تفصیل ڈیوٹی لنک روڈ شالیمار

نمبر شمار	نام پوائنٹ	1ST شفٹ 6/30 بجے صبح تا 3 بجے دن	2ND شفٹ 2/30 بجے دن تا 11/30 بجے تا صبح	3RD شفٹ 11 بجے رات 7 بجے صبح
1۔	رام گڑھ	01TW	01TW	01TW
2۔	شالامار ہسپتال	01TW	01TW	01TW
3۔	پٹرولنگ آفیسر	01PO	01PO	01PO

(ب) جی ٹی روڈ باغبانپورہ اور لنک روڈ مغلپورہ کی تمام ڈیوٹی کو سرکل آفیسر مغلپورہ ڈی ایس پی اورنج لائن ٹرین سٹی ڈویژن، سیکٹر انچارج مغلپورہ اور STW اورنج ٹرین لائن سیکٹر مغلپورہ چیک کرتے ہیں اور افسران بالا کی جانب سے جاری کردہ احکامات کے بارے میں تمام سٹاف کو

بریف کیا جاتا ہے زیر دستخطی کی جانب سے بھی وقتاً فوقتاً مذکورہ تمام نفری کو دوران ڈیوٹی چیک کیا جاتا ہے اور کسی ملازم کا اپنے ڈیوٹی پوائنٹ سے غیر حاضر ہونے کی صورت میں بمطابق SOP غیر حاضری درج روزنامچہ کروائی جاتی ہے اور اُن کے خلاف مناسب کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2015 سے آج تک ٹریفک سٹاف کے خلاف آٹھ درخوستیں موصول ہوئیں جن میں سے دو داخل دفتر ہو چکی ہیں اور ایک میں ٹریفک وارڈن کو stoppage of pay کی سزا ہوئی جبکہ پانچ درخواستیں برائے کارروائی pending ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، یا اللہ خیر۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں محترم رانا ثناء اللہ خان، راجہ اشفاق سرور کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد بھی دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں بڑا خوش ہوں کہ ہماری پنجاب اسمبلی میں آج ایک حاجی ثناء اللہ بھی ہے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ صرف حاجی ثناء اللہ نہیں ہیں، رانا ثناء اللہ ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں۔ حاجی ثناء اللہ۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: حاجی رانا ثناء اللہ خان!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حج کر کے آئے ہیں اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ پنجاب کی جو ایک لوک ضرب المثل ہے کہ "توں کوئی وڈا حاجی ثناء اللہ ایں" ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ

ایک جو روایتی اور ایک مثالی کردار حاجی ثناء اللہ خان ہے اس کی یہ رانا ثناء اللہ خان تقلید کریں گے۔ میں انہیں ایک دفعہ پھر مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ماشاء اللہ، آپ کا شکریہ۔ میں آپ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دوں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، کر دیں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 9 قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 653 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری!۔۔۔ دونوں ہی موجود نہیں ہیں، ابھی تو تھے، پھر یہ اب dispose of ہو جائے گی، وہ موقع پر نہیں ہیں، میں کیا کروں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 656 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ جی، بھچر صاحب!

ناکہ بندی اور فول پروف پٹرولنگ سسٹم کے باوجود موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کی وارداتوں میں ریکارڈ اضافہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 4۔جولائی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور شہر بھر میں پولیس کی جانب سے 84 تھانوں کی حدود میں روزانہ کی بنیاد پر لگائے جانے والے 252 ناکوں، ڈولفن سکواڈ کے فول پروف پٹرولنگ سسٹم، ناکہ بندی کے تمام تر دعوؤں کے باوجود غریب اور متوسط طبقے کی سواری موٹر سائیکل کے چھیننے اور چوری کی وارداتوں میں ریکارڈ اضافہ ہو گیا۔ رواں سال میں چھ ماہ کے دوران شہر کی سڑکوں، گلیوں، بازاروں، بارونق مقامات، شاپنگ سنٹرز و دیگر مقامات سے 110 موٹر سائیکلیں ڈاکوؤں نے چھین لیں جبکہ 1190 سے زائد چوری ہو گئیں جس سے شہری عدم تحفظ کا شکار ہو گئے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ موٹر سائیکلوں کی برآمدگی کی شرح کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے۔ واضح رہے کہ موٹر سائیکل کے چھیننے کی ایف آئی آر فوری درج کر لی جاتی ہے مگر چوری کے زیادہ تر مقدمات کا اندراج تاخیر سے درج کیا جاتا ہے اور یہ پولیس کا معمول ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ہوم سے متعلقہ ہے، یہ بات آپ سے متعلقہ ہے۔ اس کا جواب کب دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! کل دے دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلے ہفتہ میں دے دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اگلے ہفتہ میں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلے ہفتہ میں جواب دے دینا، مہربانی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 659 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 662 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 665 میاں محمود الرشید کی ہے۔ جی، قائد حزب اختلاف صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار پڑھنے سے پہلے آپ سے گزارش کروں گا کہ پچھلے ہفتے میں نے ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی، وہ انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے، پورے پنجاب میں مہنگائی کا ایک طوفان آیا ہوا ہے، میری وہ تحریک التوائے کار اسی مہنگائی سے متعلق تھی۔ آج کا ریٹ جو ہے وہ 150 روپے کلوretail میں دکانوں کے اوپر ٹماٹر کا بکنا ہے، 80 روپے کلو پیاز بک رہا ہے، 40 سے 50 روپے کلو آلو بک رہے ہیں، تمام سبزیوں اور پھلوں کی قیمتیں آسمانوں سے چھو رہی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جو تحریک التوائے کار ہم یہاں پر لاتے ہیں اس کا مقصد تو یہ ہے کہ حکومت اور جو متعلقہ ادارے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ نے پڑھی تھی؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پڑھی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے میں آئے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، ہم منتخب نمائندے ہیں، لوگ مہنگائی کے ہاتھوں ایک اذیت ناک صورتحال سے دوچار ہیں، ایک عام آدمی جس کی پندرہ، بیس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے وہ اس میں اگر سارا مہینے صرف سبزی چاہے کہ وہ اس سے گزارہ کرلے تو وہ بھی اس کی پہنچ سے دور ہے، اس سے دور ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میری وہ جو تحریک التوائے کار ہے اس کا جواب حکومت دے یا اس پر آپ یہاں ایوان کے اندر debate کریں کہ ہو کیا رہا ہے، یہ پیاز کدھر چلے گئے، آلو کدھر چلے گئے، ٹماٹر کدھر چلے گئے؟ اگر تو یہ دو چار دن کی بات ہوتی تو کوئی بات نہیں تھی لیکن یہ عید سے پہلے کی مہنگائی کی لہر شروع ہے اور اب ایک مہینہ ہونے کو ہے اس پر کوئی قابو نہیں پایا جاسکا۔

جناب سپیکر: اس کو جمعہ تک pending کرتے ہیں، جمعہ کو اس کا جواب آجائے گا۔ (قطع کلامیاں) جی، cross talk نہیں ہونی چاہئے۔ بڑی مہربانی۔ آپ کی یہ تحریک التوائے کار جمعہ تک pending کی ہے۔ اب آپ اپنی نئی تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر تو بعد میں بات کروں گا لیکن جو بڑا اہم issue ہے، روزمرہ جس سے ہر آدمی پریشان ہے وہ مہنگائی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جمعہ کو انشاءاللہ آپ کی تحریک التوائے کار کا جواب آجائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جواب کو ایک ہفتہ تو ہو گیا ہے، یہ تو اگلے دن ہی جواب آجانا چاہئے تھا کہ یہ یہ وجوہات ہیں اور مہنگائی کو روکنے کے لئے ہم یہ اقدامات کر رہے ہیں، مجسٹریٹی سسٹم آپ نے بحال کیا، اوپر DCO's ہیں، elected government ہے اور elected government اور جو ہماری elected local government ہے اس پورے سسٹم کے ہوتے ہوئے اگر آپ وہاں پر ریٹ لسٹ آویزاں کرتے ہیں کہ 80 روپے اور وہ چیز 150 روپے بک رہی ہے تو کسی کو تو پوچھنا چاہئے کہ عوام لٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جمعہ کو جواب آجائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل اس کا جواب لائیں اور ایوان کے اندر بحث کریں کہ اگر یہ کنٹرول نہیں کر سکتے تو پھر یہاں بات ہو۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کریں۔ آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 665 ہے۔

لاہور سمیت دیگر بڑے شہروں کے سیف سٹی منصوبے کی پیشکش بدنام زمانہ چینی کمپنی زیڈ ٹی ای کو جمع کرانے کی اجازت کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 6۔ جولائی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور پنجاب حکومت کی طرف سے دارالحکومت لاہور کے بعد صوبہ کے دیگر چھ بڑے شہروں سرگودھا، راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد اور بہاولپور میں بھی 40۔ ارب روپے کی لاگت سے سیف سٹی منصوبے شروع کرنے کا نیا مرحلہ شروع ہو گیا جبکہ "دُنیا" نیوز کی تحقیقات اور متعلقہ حکام سے انٹرویو کے دوران انکشاف ہوا کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی نے ایک ایسی چینی کمپنی زیڈ ٹی ای کو بھی پیش کش جمع کرانے کی اجازت دے دی جسے امریکہ میں تجارتی قوانین کی سنگین خلاف ورزیوں پر بعض سخت پابندیوں اور

جرمانے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کمپنی نے سیف سٹی اتھارٹی کو دُنیا کے کسی ملک میں تجارتی پابندی اور بلیک لسٹ نہ ہونے کا مبینہ طور پر جعلی سرٹیفکیٹ بھی جمع کرا دیا جس سے اسلام آباد میں چینی سفارتخانہ کے کمرشل قونصلر نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ معلوم ہوا کہ پنجاب کے چھ بڑے شہروں میں کیمروں کی تنصیب، ٹریفک کا نظام بہتر بنانے اور سٹریٹ کرائم روکنے کے علاوہ پولیس اور تھانہ کلچر تبدیل کرنے کے لحاظ سے شروع کردہ اپنی نوعیت کے اس اہم ترین منصوبہ کے لئے پنجاب حکومت نے سپلائر کریڈٹ طریق کار کے تحت 35 کروڑ ڈالر کا غیر ملکی قرض لینے کا فیصلہ کیا جبکہ خواہشمند چودہ کمپنیز میں سے 9 کو 8۔جولائی 2017 تک اپنی پیشکش جمع کرانے کی ہدایت کی گئی ان 9 کمپنیز میں چین کی زیڈ ٹی ای کارپوریشن بھی شامل ہے جس کو امریکہ میں تجارتی قوانین کی خلاف ورزی پر مجرم قرار دے کر اسی سال مارچ میں 89 کروڑ 23 لاکھ 60 ہزار ڈالر کا کریمنل اور سول جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ سات برسوں کے لئے کمپنی پر مختلف تجارتی پابندیاں بھی لگا دی گئیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب امیر محمد خان مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 14 / 15،237 / 728، نشان زدہ سوالات نمبر 2401، 4437 اور زیرو آر نوٹس نمبر 197 کے بارے میں مجلس قائمہ

برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امیر محمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No.237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229)
2. Adjournment Motion No.728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
3. Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11)
5. Zero Hour No.197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229)
2. Adjournment Motion No.728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
3. Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11)
5. Zero Hour No.197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga, MPA (PP-229)
2. Adjournment Motion No.728/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
3. Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
4. Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, MPA (PP-11)
5. Zero Hour No.197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب خرم عباس سیال مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 4، 2477، 3254، 6950، 6960، 7991، 7995 اور غیر نشان زدہ سوالات نمبر 407، 596، 718 اور 1245 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب خرم عباس سیال: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995.
2. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

3. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995.
4. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

5. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7991, 7995.
6. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب شوکت علی لالیکا مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 6669 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب شوکت علی لالیکا: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.6669 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلام اسلم مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8531 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلام اسلم: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8531 asked by Main Tariq Mehmood MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8531 asked by Main Tariq Mehmood MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8531 asked by Main Tariq Mehmood MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

رپورٹیں
(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے:

(A) Extension of Ordinances
(B) Laying of Reports
(C) Consideration and Passage of Bills.

Minister for Law!

آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) حکومت پنجاب بابت سال 16-2015 کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report by the Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab, Audit Report Civil (Expenditure) for the year 2015-16.

MR SPEAKER: Audit Report by the Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab, Audit Report Civil (Expenditure) for the year 2015-16 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No.2 for examination and report upto 31st May 2018.

کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016 has been laid.

جوڈیشل اکیڈمی پنجاب کی سالانہ رپورٹیں

بابت سال 2009 تا 2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of the Punjab Judicial Academy for the years 2009-10, 2010-11, 2011-12, 2012-13, 2013-14 and 2014-15.

MR SPEAKER: The Annual Reports of the Punjab Judicial Academy for the years 2009-10, 2010-11, 2011-12, 2012-13, 2013-14 and 2014-15 has been laid.

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ

بابت سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Pension fund for the year 2012-13.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Pension fund for the year 2012-13 has been laid.

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."
>
> 1) The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 (XII of 2017)
> 2) The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 (XIII of 2017)
> 3) The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 (XIV of 2017)

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.
>
> 1) The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 (XII of 2017)
> 2) The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 (XIII of 2017)
> 3) The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 (XIV of 2017)

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats. Secretary Assembly may count the members.

(There were more than 93 members)

(The motion was carried.)

قراردادیں

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

(Azan-e-Zohar)

آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 17th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2017."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 17th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 17th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2017."

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 19th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th October 2017."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 19th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th October 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017, promulgated on 19th July 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th October 2017."

(The Resolution is passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017, promulgated on

18th August 2017, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017, promulgated on 18th August 2017, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017, promulgated on 18th August 2017, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2017."

(The Resolution is passed.)

Applause!

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Police Order (Amendment) Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Police Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intsar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Faiza Ahmed Malik and Makhdoom Syed Murtaza Mehmood. Any mover may move it.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے اس میں جو ترمیم دی تھی اُس پر اسمبلی سیکرٹریٹ نے Rules-106 and 199 کا اعتراض لگا کر disallow کیا تھا تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اگر اس پر عرض کروں تو یہ مشکل ذرا اور آسان ہو جائے گی۔ یہ ترمیم اُس وقت کی گئی تھی لیکن اب چونکہ نیا پولیس ایکٹ draft ہو چکا ہے اور اُسے بل کی صورت میں انشاء اللہ تعالیٰ اسی سیشن میں پیش کر دیا جائے گا تو پھر بھی اگر قائد حزب

اختلاف اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں welcome کرتا ہوں لیکن اب اس کی as such ضرورت نہیں ہے، اس کو legal formality کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے کہ آپ اس میں سے نیشنل سیفٹی کمیشن کو نکال رہے ہیں۔ آئی جی پولیس کی تقرری کے لئے اس کمیشن سے تین نام آتے تھے اور اُن میں سے حکومت کسی ایک کو choose کر لیتی تھی۔ اب یہ اُس barrier کو ختم کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ حکومت جس افسر کو چاہے بلا کر آئی جی پولیس پنجاب لگا دے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے والے طریق کار کو چلنا چاہئے اُس سے اُن سینئر ترین پولیس افسران کی efficiency, performance and merit کے حوالے سے ساری چیزیں دیکھ کر فائنل کیا جاتا ہے اور یہ کمیشن بھی ایک institution ہے جس کو یہ الگ تھلگ کر رہے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ آئندہ عام انتخابات کی تیاری کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے کہ حکومت کا جو خاص الخاص بندہ ہے جو بے چوں و چرا اں آنکھیں بند کر کے حکومت کے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حکومت کو وہ نتائج دے حکومت جو نتائج چاہتی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمیں حکومت کی بدنیتی ظاہر ہوتی ہے۔ پہلے والے طریقہ میں اس طرح کی کوئی دقت نہیں آتی اس لئے نیشنل سیفٹی کمیشن کے ذریعے پولیس افسران کا جو پینل آتا ہے اُسی طریقہ کو جاری رہنا چاہئے اس لئے ہم اس ترمیم کو oppose کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں یہ democratic spirit کے مطابق نہیں ہے۔ پولیس کی efficiency پہلے بھی کوئی قابل رشک نہیں ہے پچھلے دس سال سے یہاں پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کے باقی تمام راہنمابات کرتے نہیں تھکتے، تھانہ کلچر کی تبدیلی کی بات کرتے ہیں، لوگوں کو انصاف کی فراہمی کی بات کرتے ہیں، جرائم کی روک تھام کی بات کرتے ہیں لیکن عملاً on ground حالات دن بدن خرابی کی طرف جا رہے ہیں۔ حکومت اگر یہ ترمیم لے آئے گی اور اپنے منظور نظر پولیس افسر کو طلب کر کے آئی جی پولیس پنجاب لگا دیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پولیس کی رہی سہی کارکردگی بھی متاثر ہو گی اس

لئے یہ ضروری ہے کہ نیشنل سیفٹی کمیشن کی طرف سے تین پولیس افسران کے نام فائنل کر کے بھیجنے کا طریقہ جاری رہنا چاہئے تو ہم اس ترمیم کو oppose کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے دو تین چیزیں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ پنجاب بارہ کروڑ عوام کا صوبہ ہے اور پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے لیکن اس کے سارے محکمے تنزلی کی طرف آ رہے ہیں اور مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھتے جا رہے ہیں جس کی وجہ وہ mind set ہے کہ ذاتی وفاداریوں کی بنیاد پر ایسے لوگوں کو تعینات کرنا جو ریاست کی بجائے حکومت کے وفادار ہوں جبکہ ہمیں ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ حالات میں لاء اینڈ آرڈر کا جو مسئلہ ہے، لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کا جو مسئلہ ہے جس طرح کہ اس صوبے میں جرائم کی شرح بڑھتی جا رہی ہے تو ہم آئی جی پولیس کی تعیناتی کا طریق کار ایسا transparent کریں کہ سیاسی وابستگیوں اور ذاتی loyalty سے بالاتر ہو کر عوام کے تحفظ کے لئے قابل ترین شخص کو لگانا بہت ضروری ہے لیکن جیسا کہ موجودہ حکومت کا ایک mindset ہے ان کی ایک history ہے کہ یہ اپنے ذاتی اور مالی مفادات پر یقین رکھتے ہیں اور ہماری بدقسمتی ہے کہ ہائی کورٹ کے حکم پر آئی جی پولیس لگا۔ کتنے عرصے تک ایک ڈی آئی جی قائم مقام آئی جی کی ڈیوٹی دیتا رہا کیونکہ ان کو شاید کوئی من پسند بندہ نہیں مل رہا تھا یا اس طرح کے کوئی اور معاملات تھے۔ نیشنل سیفٹی کمیشن کے ذریعے سینئر پولیس افسران کا character, performance, record and ability دیکھ کر تین نام صوبائی حکومت کے پاس آتے تھے۔ مرکز میں بھی ان کی حکومت ہے اور صوبے میں بھی ان کی حکومت ہے تو یہ کوئی check and balance برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ بجائے اس کے کہ یہ اس سے بھی اچھا نظام لانے کی کوشش کرتے تاکہ اس سے بھی بہتر تعیناتی ہو لیکن میں سمجھتا ہوں یہ تو بالکل ہی چمڑے کے سکے چلانے والی بات ہے کہ اس تعیناتی کے بیچ میں check and balance کا جو چھوٹا موٹا سا سسٹم ہے اُس کو بھی ختم کر دو۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب میں پچھلے دس سال سے پنجاب پولیس مسلم لیگ (ن) کے politically wing کا کردار ادا کر رہی ہے۔ الیکشن ہوں یا کوئی بھی دنیا کا کام ہو انہوں نے ہمیشہ پولیس کو ذاتی ملازم کی حیثیت دی ہے اور چونکہ یہ پولیس کے سربراہ کی تعیناتی کا مسئلہ ہے تو اگر ایک آئی

جی پولیس ٹھیک بندہ لگ جائے تو نیچے محکمہ ٹھیک ہو سکتا ہے، اس کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے لیکن یہ کارکردگی صرف اُس صورت میں بہتر ہو سکتی ہے جب آپ کی نیت معاملات کو ٹھیک کرنے کی ہو، آپ کی نیت عوام کو تحفظ دینے کی ہو، آپ کی نیت امن و امان کے معاملات کو ٹھیک کرنے کی ہے، آپ کی نیت جرائم کو ختم کرنے کی ہو، جب آپ کی نیت یہ ہو کہ ہم نے پولیس سے ماڈل ٹاؤن والا واقعہ کروانا ہے، ہم نے پولیس سے سیاسی مخالفین کو کس طرح دبانا ہے، ہم نے الیکشن میں پولیس سے کس طرح سے کام لینا ہے تو پھر اس طرح کی ترامیم کی ضرورت پڑتی ہے، پھر اس طرح کی ترامیم لائی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس ایوان اور حکمرانوں سے یہ درخواست ہے کہ اس قسم کی مثالیں قائم نہ کریں کہ آنے والے وقت میں ان کو بھگتنا پڑ جائے۔ اس وقت ان کا چل چلاؤ ہے اور ان کے جانے کا وقت قریب ہے تو کم از کم یہ میرٹ کا کام کر جائیں۔ یہ کوئی ایسا کام کر جائیں کہ آنے والے وقت میں انہی کی مثال کو استعمال کرتے ہوئے انہی کے خلاف کچھ نہ ہو اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ظلم ہے۔ اس طرح سے جمہوری معاشروں میں نہیں ہوتا۔ ہم اس کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم عباسی صاحب نے ہماری نیت کی بات کی اور ہمیں کہا کہ ہم ظلم کرنے جارہے ہیں کہ یہ نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن کو بھی اب ختم کرکے کیا سکہ چلانا چاہتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ 2002 کا پولیس آرڈیننس تھا اس میں نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن کا ذکر تھا کہ یہ بنے گا اور پھر اس کے ذریعے تین نام recommend ہوا کریں گے اور ان میں سے ایک کا بطور آئی۔جی تقرر ہو گا اور جب تک نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن نہیں بنے گا تو وفاقی حکومت نام بھیجے گی۔ پچھلے پندرہ سال میں یہ نیشنل پبلک سیفٹی کمیشن بنا ہی نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو ختم کر رہے ہیں۔ یہ تو بنا ہی نہیں اس کا صرف وہاں پر ذکر تھا۔ اب اس confusion کو دور کیا گیا ہے۔ اب پولیس ایکٹ نیا بن رہا ہے اس لے اب اس کی relevance as such نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Police Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا اور نادار بچے پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan

Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mr Asif Mehmood, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since none is moving, it is taken as withdrawn.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے آپس میں مشاورت کی ہے اس لئے ہم اپنی تمام ترامیم واپس لیتے ہیں۔ اس میں صرف ایک گزارش ہے کہ جرمانوں اور سزاؤں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ہمارا concern اس میں یہ ہے کہ سزائیں اور جرمانے بڑھانے سے کسی ادارے کی کارکردگی بہتر نہیں ہوتی۔ آپ عمومی طور پر لاہور اور پنجاب میں دیکھ لیں کہ کوئی چوک اور چوراہا ایسا نہیں ہے جہاں بھکاریوں کی فوج ظفر موج نہیں ہے اور وہاں چھوٹے بچے شدید ترین موسم میں چاہے سخت گرمی ہو یا سخت سردی ہو ننگے پاؤں بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس تجویز کے ساتھ کہ حکومت بحیثیت مجموعی اس ادارے کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے جرمانے اور سزاؤں میں اضافہ تجویز کر رہی ہے تو ان کے ساتھ دیگر اقدامات بھی اٹھائے جائیں تاکہ اس لعنت سے چھٹکارا مل سکے۔ اس کے علاوہ جگہ جگہ چوک اور چوراہوں میں ہم تماشا دیکھتے ہیں اس سے ہماری جان چھوٹ سکے اور جو بے سہارا اور نادار بچے ہیں جن کو استعمال کیا جاتا ہے اس کی روک تھام ہو سکے۔ ہم اپنی باقی تمام ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کے اس gesture کو welcome کرتا ہوں۔ یہ بالکل ہمارا ایک سماجی مسئلہ ہے۔ اس کو حل کرنے کے لئے سزاؤں کا بڑھانا اس لئے ضروری ہے کہ ان بچوں کے پیچھے جو مافیا اور گروہ ہیں ان کو deter کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے اقدامات زیر غور ہیں ان پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں قائد

حزب اختلاف کی جانب سے بھی جو تجاویز دی جائیں گی ان کو نہ صرف welcome کیا جائے گا بلکہ ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی جائے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 12

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Faisalabad Medical University Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move**:**

> "That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 17th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be

circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 17th November 2017."

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میڈیکل کالجز کو یونیورسٹیز میں اپ گریڈ کرنے کے لئے جو تین بل آ رہے ہیں ان میں سب سے پہلا فیصل آباد کا ہے۔ یہ ایک اچھا اقدام ہے کہ ہم اپنے صوبہ میں یونیورسٹیز کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس میں ہماری دو تین reservations تھیں جن پر ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی discussion کی تھی مگر گورنمنٹ کی will نہیں تھی اس لئے اس پر توجہ نہیں دی گئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اب آخری موقع ہے کہ ہم اس پر دوبارہ سوچ بچار کر لیں اور public opinion بھی لے لیں۔ اس میں وائس چانسلر کے لئے جو age limit رکھی گئی ہے کہ

A person who is eligible and who is not more than sixty five years of age on the last date fixed for submission of applications for the post of Vice Chancellor may apply for the post.

جناب سپیکر! اس پر ہماری یہ reservations تھیں کہ اگر آپ 65 سال کی عمر میں ایک وائس چانسلر کو appoint کرتے ہیں تو چونکہ اس کی سروس کی میعاد چار سال یعنی وہ 69 سال تک اس آفس کو hold کرے گا۔ یہ ایسا ملک جہاں پر اتنا بڑا youth bulk موجود ہے اور اتنی بڑی تعداد میں ہمارے لوگ نیچے سے اوپر کی طرف آ رہے ہیں اور ہم اتنے عمر رسیدہ آدمی کو وائس چانسلر آف یونیورسٹی بنا رہے ہیں جو کہ اتنی important post ہے۔ ہمیں اس پوسٹ کے لئے ایک energetic قسم کا آدمی چاہئے تاکہ وہ ان تمام ذمہ داریوں کو نبھا سکے۔ اس پر ہماری یہ reservations تھیں۔ اگر آپ 65 سال کی عمر میں ایک وائس چانسلر کو appoint کرتے ہیں تو نہ ہی اس میں 69 سال کی عمر تک اپنی duties perform کرنے

کا stamina ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی وہ capability ہوتی ہے جو کہ ایک younger person کی ہوتی ہے تو اس پر ہماری تجویز یہ تھی اس کے لئے 61 سال age limit کر دی جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جب یہ یونیورسٹیاں بنی ہیں جو کہ ہم نے اس tenure میں دیکھا ہے کہ بہت سے کالجز کو اپ گریڈ کر کے universities بنا دیا گیا ہے تو وہاں پر اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور جو سٹوڈنٹس ہوتے ہیں ان کی فیسوں میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ وہ یونیورسٹیاں ہیں جہاں پر متوسط طبقہ کے لوگ آتے اور ان کے بچے پڑھتے ہیں۔ مگر وہی کالج جو کہ affordable institution ہوتا ہے یونیورسٹی بننے کے بعد اس کی fee اور دوسری form میں expenses بڑھ جاتے ہیں جو کہ لوگوں کی برداشت سے تھوڑا باہر ہو جاتے ہیں تو یہ ہماری دو suggestion تھیں جن پر میں سمجھتی ہوں کہ اگر مزید تھوڑا غور وخوض کر لیا جائے تو شاید ہم بہتر طریقے سے اس کو کر لیں گے۔ یہ جو تین universities کا بل آرہا ہے یہ تجاویز ان تینوں universities کے لئے ہیں۔ ایک تو وائس چانسلر کی age کو review کیا جائے کیونکہ یہ پوری سٹینڈنگ کمیٹی کی رائے تھی، جس کو ڈیپارٹمنٹ اور کچھ گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں pressurize کیا گیا کہ اس کو as 65 age ہی approve کیا جائے لہٰذا اس پر ہماری یہ reservations ہیں اس کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کے اقدامات میں سے جو یہ step ہے کہ ان تینوں میڈیکل کالجز کو راولپنڈی میڈیکل کالج، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد اور نشتر میڈیکل کالج کو جو universities کا درجہ دیا گیا ہے یہ long due تھا اور یہ ایک بہت ہی اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان علاقوں میں میڈیکل کی تعلیم کے حوالے سے faculty وجود میں آئے گی جیسا کہ ان علاقوں کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کے پاس وہ experience اور level میسر نہیں ہوتا جو کہ ہونا چاہئے تو جب وہاں پر یونیورسٹی بنے گی تو پھر یہ ساری چیزوں کا وہاں پر standard high ہوگا اس میں نہ صرف یہ کہ وہاں پر یونیورسٹی کا وجود آئے گا بلکہ اس سے وہاں پر جو پروفیسرز available ہوں گے اس سے میڈیکل ہیلتھ کیئر کے سسٹم میں بھی بہت بہتری آئے گی۔ میری بہن نے بھی جس طرح اس بات کو appreciate کیا ہے اس میں ان کا صرف ایک ہی اعتراض ہے

جس کی انہوں نے بات کی ہے تو اس پر ہم ایک general debate ایوان میں کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ یہ جو 65 سال عمر کی بات انہوں نے کی ہے یہ age limit صرف ان تین universities کے لئے ہی نہیں بلکہ باقی بھی جتنی ملک میں medical universities ہیں ان سب کے لئے ہے۔ ہماری Engineering universities Agriculture universities, General universities and ان سب میں وائس چانسلر on the last date of application اگر وہ within 65 year of age ہے تو وہ apply کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات ان کی درست ہے کہ اگر وہ چار سال اس میں شامل کئے جائیں تو will he serve till the age of 69 years. لیکن اس میں youth کا ایک پہلو ہے وہ یہ ہے کہ experience کا کوئی نعم البدل نہیں ہے اور پوری دنیا میں age limit نہیں ہے۔ پوری دنیا میں اگر ایک آدمی کام کرنے کے لئے fit ہے اور اس کا experience ہے تو وہاں پر 65 سال چھوڑ کر 70 سال کی بھی age limit نہیں ہے اور ویسے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ اگر آپ سیاست کی طرف دیکھیں تو ہماری اس وقت جتنی بھی لیڈر شپ ہے وہ میرے محتاط اندازے کے مطابق 65 سال کی عمر کو cross کر چکی ہے تو 66 سال کی عمر میں ایک آدمی youth کو lead کرنے کی بات کر سکتا ہے تو اگر اس کے پاس experience اور اس بارے میں مکمل علم ہے اور اگر انٹرنیشنل لیول پر دیکھیں تو یونیورسٹی تو ایک minor سا حصہ بنتا ہے تو اس کو وہ کیوں نہیں lead کر سکتا لہٰذا میں اپنی بہن سے اور اپوزیشن ممبران سے یہی گزارش کروں گا یہ تینوں universities کے بل بہت ہی move positive ہے اس پر وہ ہمارا ساتھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ سیاستدانوں کی age limit کے حوالے سے کوئی بل لا رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر ایوان کی منشا ہو تو اس پر discussion ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

The motion moved and the question is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 17th November 2017."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 41

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 41 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Faisalabad Medical University Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Rawalpindi Medical University Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

No one wants to move it and the same has been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, as recommended by Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 41

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 41 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Rawalpindi Medical University Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Nishtar Medical University Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Dr Muhammad Afzal, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since no one wants to move it and same has been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 41

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 41 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, be passed."

Now the motion moved and the question is:

"That the Nishtar Medical University Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں اور پہلا نوٹس ڈاکٹر فرزانہ نذیر کا ہے۔

چیئرمین شیخ زید گریجویٹ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے ایم ڈی، ایم ایس پارٹ I، II کے طلباء کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے امتحان میں شامل ہونے کا حکم

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چیئرمین شیخ زید گریجویٹ انسٹیٹیوٹ نے اچانک ایم ڈی اینڈ ایم ایس پارٹ۔ I، II کو بذریعہ نوٹیفکیشن کہا ہے کہ وہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے امتحان میں شامل ہوں جبکہ یہ طلباء نہ صرف یونیورسٹی آف پنجاب میں رجسٹرڈ ہیں بلکہ امتحان بھی دے چکے ہیں۔ اس اقدام کی وجہ سے طلباء کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مزید بات کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ تقریباً ایک سال سے ہم try کر رہے ہیں۔ اچانک PMDC نے ایک نوٹیفکیشن بھیجا کہ پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ چونکہ constituent میڈیکل کالج نہیں ہے اس لئے وہ امتحان نہیں لے سکتی لہٰذا تمام students یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز میں exam

دیں جبکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اگر گزٹ آف پاکستان دیکھیں تو اُس کے مطابق Punjab University is only examining institution اور ڈگری issue کرتا ہے اس لئے اس پر یہ قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ ہم نے یہ لیٹر وزیر اعلیٰ، پنجاب یونیورسٹی اور PMDC کو بھی بھیجا تو اس میں کسی کی کوئی effort نہیں ہے۔ اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میں نے ذاتی effort سے مسئلہ حل کرا لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جس معاملے کو زیرو آور نوٹس میں اٹھایا ہے یہ بالکل relevant ہے اور اس میں گورنمنٹ کو positive step لینا چاہئے لیکن آج اتفاق یہ ہے کہ اسلام آباد میں ایک میٹنگ کے سلسلے میں دونوں ہیلتھ منسٹر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان گئے ہوئے ہیں لہٰذا میرے خیال میں اس زیرو آور نوٹس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی چیمبر میں میٹنگ کروادوں گا اور ہم اس مسئلے کا حل نکالیں گے۔ آج چونکہ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اس زیرو آور نوٹس کو next week تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہ کل آجائیں گے تو یہ بے شک کل پر رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ڈاکٹر صاحبہ! اس زیرو آور نوٹس کو کل تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔ میں نے ذاتی effort سے meetings کر کے اور PMDC میں خود جا کر مسئلہ حل کروالیا ہے لیکن یہاں یہ آج discuss ہوا ہے۔ میں نے دو ہفتے پہلے اس مسئلے کو حل کروالیا ہے جو کہ میری ذاتی کوشش تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): چلیں، ان کی effort کو accept کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم نے کوشش کر کے PMDC سے یہ قدغن ہٹوالی ہے کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں ہے۔ اب یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ Thank you very much because Rana Sahib is always helping us.

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اسے اب dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 21۔ ستمبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔